ومن یتوکل علی الله فهو حسبه
چشمۂ فیض ۱۲۸۱
مطبع مصطفائی میں بطبع رسید
دہلی ۱۲۸۱ باہتمام محمد مصطفیٰ خان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق كل دابة من ماء وهو رب العالمين + وجعل مياه الانهار والبحار والآبار طاهرا ومطهرا للمؤمنين + وشرف الزمزم على سائر الآبار وآتى بماء معين + وكرم بني آدم على سائر المخلوقات وجعله من ماء مهين + والصلوة والسلام على من فضل باعطاء حوض الكوثر من بين النبيين والمرسلين + وعلى آله الطيبين واصحابه الطاهرين وعلى تابعيهم وتبعهم اجمعين + خصوصا على الائمة المجتهدين ومشائخنا الكاملين الى يوم الدين

بعد اسکے کہتا ہے بندہ بارگاہ صمد خادم العلما والاولیا علی محمد غفر له الله الصمد ابن ابر مدرار منقول ومعقول بحر زخار فروع واصول غواص محیط تحقیق شناور لجہ تدقیق تاج الکملا خاتم الفقہا آبیار ریاض ملت ودین مولانا ومقتدانا واستادنا مولوی محمد معین ابن عمدۃ الاتقیا زبدۃ الاصفیا دریای ناپیداکنار علم وحکمت سحاب گوہربار ہدایت وافاضت قدوۃ المفسرین سند المحدثین وارث الانبیاء والمرسلین آیۃ اللہ فی العالمین مرشدنا ومولانا محمد مبین اسکنہما اللہ فی اعلی علیین ورزقہم شفاعۃ سید المرسلین کہ مسائل پانیکے دریافت کی حاجت اکثر ہے اور لوگونکو اوس سے آگہی کمتر ہے طاہر نجس نہین پہچانتے جائز ممنوع نہین جانتے ہر چند فقہ کی کتابون سے ظاہر ہے لیکن فہم عوام اوسکی ادراک سے قاصر ہے اسواسطے اردو مین یہ رسالہ لکھا قطرہ قطرہ جمع کرکے چشمہ فیض اوسکا نام رکھا فارسی مین تاریخ لکھی کہ یادگار رہے سال تالیف کی دریافت کا شمار ہے ۔ چو شد جمع مجموعہ از فیض حق + کہ نازل کند آب از آسما + پی سال تالیف و ترتیب آن + رقم ساختم چشمہ فیض ما + ۱۲۷۹ بحر پر تفصیل ابواب چشمون پر تقسیم فصول ہے معتبر کتابون سے منقول ہے مقدمے سے آغاز کلام ہے خاتمے پر اختتام ہے بیان مین بہت آسانی رکھی تا مقدور ہندی کی چندی کی تکرار الفاظ سے پرواہ نہین کیا اختصار عبارت کا پاس نہین کیا

کہ بے تکلف ہر ایک کی سمجھ مین آے جو دیکھی اوس سے فائدہ اوٹھاے متفرق یہ سب مسائل تو کتابون مین
نکلین گے مگر اتنے جزئیات ایک جگہہ کہین نہ ملین گے الٰہی تیری بارگاہ مین قبول ہو کہ یہ ات دن کی محنت
وصول ہو اب ان کتابون کے نام سنیے جنسے انتخاب کیا ہی جدا جدا فراہم کرکے مجموعہ ترتیب دیا ہی تفسیر
بیضاوی + تفسیر معالم التنزیل + تفسیر مدارک + تفسیر کشاف + تفسیر خازن + مصحح قرآن + جامع ترمذی +
سنن ابن ماجہ + مشکوۃ شریف + لمعات التنقیح + اشعۃ اللمعات + ہدایہ + کفایہ + عنایہ + بنایہ + فتح القدیر
غایۃ البیان + مختصر وقایہ + شرح وقایہ + کشف الوقایہ + کمال الدرایہ + ابو المکارم + برجندی + حاشیہ
چلپی + حاشیہ ملا عصام الدین + شرح مختصر وقایہ از مولانا فخر الدین + کنز الدقائق + بحر الرائق + نہر الفائق +
زیلعی + جامع الرموز + معدن شرح کنز + عینی شرح کنز + مضمرات شرح قدوری + کافی شرح وافی + در مختار
طحطاوی + منیۃ المصلی + غنیۃ المستملی + الیاس شرح منیۃ المصلی + برہان شرح مواہب الرحمن + جامع صغیر
ارکان اربع + نور الایضاح للشرنبلالی + مقتضب الایضاح مشہور بچار مذہبی + سراج المنیر + خزانۃ الروایات +
مطالب المومنین + تحفۃ الفقہا + صلوۃ مسعودی + رسائل زینیہ + فتاوی قاضیخان + فتاوی عالمگیریہ
مختار الفتاوی + فتاوی قنیہ + فتاوی سراجیہ + فتاوی حمادیہ + فتاوی کافوریہ + فتاوی تاتارخانیہ +
فتاوی بزازیہ + خلاصۃ الفتاوی + ان سب کا چھانٹنا ایسا آسان نہین یہ دین کی باتین ہین داستان
نہین عمر عزیز کی جانفشانی کی ہی راتون کو پلک سے پلک نہین لگی ہی امید کہ مفید انام ہو خلق مین
نفع اسکا عام ہو مستفیضون سے طلبگار دعا ہون آگے مطلب شروع کرتا ہون احیاناً اگر کہین خطا پائین
دامن عفو سے چھپائین اللہ سے بہرحال اعانت چاہیے اوسی طرف سے ہدایت چاہیے ھو حسبی
ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر مقدمہ اللہ تعالی نے فرمایا اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا مال اور بیٹے رونق ہین دنیا کے جیتے اور رہنے والی نیکیون بہتر ہی تیرے رب کے
ہان بدلا اور بہتر ہی توقع اور بعض مفسرین نے باقیات صالحات کی یہ تفسیر کی ہی ھِيَ الْاَعْمَالُ الْخَيْرُ الَّتِيْ تَبْقٰى
لَهٗ ثَمَرَاتُهَا اَبَدَ الْاٰبَادِ انتہی یعنی وہ اچھے کام ہین کہ باقی رہین اون کے کرنے والے کے واسطے
فائدے اونکے ہمیشہ وعن انس رضي الله عنه سبع يجري للعبد اجرهن وهو في قبره بعد موته من علم
علما او اجرى نهرا او حفر بئرا او بنى مسجدا او ورث مصحفا او ترك ولدا يستغفر له بعد موته او غرس نخلا حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہی کہ سات چیزین ہین جاری رہتا ہی بندے کیواسطے اونکا ثواب حالانکہ بندہ قبر مین
ہوتا ہی بعد مرنیکے ایک تعلیم علم دینی دوسرے نہر جاری کرنا تیسرے کنوان کہدوانا چوتھے مسجد بنانا
پانچوین قرآن چھوڑنا چھٹے اولاد صالح چھوڑنا کہ طلب مغفرت کرے اوسکے واسطے ساتوین درخت لگانا

بحر اول پانی جاری کے بیان مین پہلا چشمہ پانی کی کیفیت کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ اور وہی ہی جسنے بنائے آسمان
زمین چھ دنین اور تخت اوسکا پانی پر تہا فرمایا کعب الاحبار نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے یاقوت سبز اوسکی
طرف نظر ہیبت سے دیکہا وہ پانی ہوگیا پہر ہوا کو پیدا کیا اور پانیکو ہوا پر ٹہرایا پہر عرش کو پانی پر رکہا بروایت
سدی ابن عباس اور اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ پہلے پیدایش آسمان اور زمین سے دو چیزین موجود
تہین عرش اور پانی جسوقت ارادہ الہی متعلق ہوا کہ زمین اور آسمان پیدا کرے پانی سے دہوان اوٹہایا
اوس سے آسمان اور زمین پیدا کی تفصیل اسکی تفسیر مین مذکور ہی بسبب طول نہ لکہی اور مراد عرش کے پانی پر ہونے
سے یہ ہی کہ کوئی حائل ان دونونکے درمیان نہ تہا نہ یہ کہ عرش پانی پر تہا اور مراد پانی سے دریا کا پانی
نہین ہی بلکہ یہ وہ پانی ہی جو عرش کے نیچے تہا اور یہ بہی احتمال ہی کہ مراد پانی سے دریا کا پانی ہو اسلیے کہ حاملان
عرش دریا مین ہین اور بعض نے کہا ہی کہ عرش کا پانی پر ہونا یہ کنایہ ہی قدرت الہی سے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ
يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً
فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ متفق علیہ
حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاصلہ دونون
نفخون مین چالیس کا ہی صحابہ نے پوچہا ای ابا ہریرہ چالیس روز کا فاصلہ ہی مین نے اوسکے جزم سے انکار کی صحابہ
نے کہا چالیس مہینے کا ہی مین نے اوسکے یقین سے انکار کی صحابہ نے کہا چالیس برس کا فاصلہ ہی مین نے کہا یہ بہی
نہین کہہ سکتا ہون پہر اللہ تعالی آسمان سے پانی برسائیگا پہر پیدا ہونگے آدمی اور جاندار چیزین جسطرح سبزہ اوگتا
ہی کہا انسان مین سے اوگتی ہی کہا کہ اور کوئی چیز انسانکی ایسی نہین کہ بوسیدہ ہو مگر ایک ہڈی ریڑہ کی اور اوسی سے
قیامت کے دن انسان پیدا کیا جائیگا اور بعض مفسرین نے لکہا ہی کہ قیامت کے دن مثل شبنم کے پانی برسے گا
اوس سے حقتعالی مردے زندہ کریگا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ
اور اوتارا ہمنے آسمان سے پانی ماپ کر اوسکو ٹھہرادیا زمین پر بعض مفسرین اسکی تفسیر مین لکہتے ہین کہ وہ
پانچ نہرین ہین سیحون نہر ہند جیحون نہر بلخ دجلہ و فرات نہرہاے عراق نیل نہر مصر اللہ تعالی نے
انہین پانچون نہرونکو ایک نہر نہر دن جنت سے زمین پر لاکے پہاڑ و زمین سپرد کیا اور پہر پہاڑ و نسے تمام
روے زمین پر دریا جاری کیے لوگونکے نفع کیواسطے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَاۗبَّةٍ
مِّنْ مَّاۗءٍ اور اللہ تعالی نے بنایا ہر پہر نیوالا ایک پانی سے بعض مفسرین نے اسکی تفسیر مین لکہا ہی کہ سب پہلے

اللہ نے پانی پیدا کیا پہر پانی سے آگ اور ہوا اور مٹی پیدا کی پہر آگ سے جنات اور ہوا سے فرشتے اور مٹی سے
آدم اور حیوانات زمین کے پیدا کیے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اصل شیرین پانیکی سنگ بیت المقدس سے ہی
دوسرا چشمہ پانی جاری کی تعریف مین بعض نے کہا جاری اوسے کہتے ہین جو گہانس کو بہا لیجاے
بعض نے کہا جاری وہ ہی کہ عرض مین ہاتہ رکہنے سے اوسکا بہنا بند نہ ہوجاے بعض نے کہا جاری وہ
ہی کہ بہا لیجاے کسی چیز کو اگرچہ تہوڑی ہو بعض نے کہا جاری وہ ہی جسکے ساتہہ مٹی اور پتے بہجائین اور
امام ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جاری وہ ہی کہ زمین ہاتہہ ڈبونے سے نہ کہلجاے اور بعض نے
کہا جاری وہی ہی کہ بہا لیجاے نجاست دوسری مرتبہ ہاتہہ ڈبونیکے پہلے یعنی جسکا استعمال مکرر ہو اور بعض نے
کہا جاری وہ ہی کہ جسکو لوگ جاری شمار کرتے ہین قول صحیح یہی ہی اسی پر فتوی ہی تیسرا چشمہ برسات کے
پانی کے بیان مین مسئلہ جس پانی سے پاکی حاصل ہوتی ہی وہ سات پانی ہین مینہ کا پانی دریا کا پانی
نہر کا پانی کنوئین کا پانی برف کا پانی اولے کا پانی چشمے کا پانی طہارت آب مطلق سے جائز ہی
جیسے مینہ اور نہر اور دریا اور حوض کا پانی نہ آب مقید سے جیسے گلاب اور آب فواکہ اور آب بقول اور جائز
ہی اوس پانی سے جو مخلوط ہو شے طاہر سے اگر تہوڑی مخالطت ہو اور پانی کا نام اور رقت باقی ہو مسئلہ
چہت پر نجاست ہی اور پانی برسا اور پرنالا بہا اگر نجاست پرنالے کے نزدیک ہی اور نصف یا زیادہ پانی
نجاست سے ملا ہوا پرنالے سے گرتا ہی تو ناپاک ہی ورنہ پاک ہی مسئلہ چہت پر نجاست کئی جگہہ ہی مگر پرنالے کے
قریب نہین ہی اور پانی برسا اور بہا نجس نہ ہوگا اوسکا آب جاری کا حکم ہی مسئلہ برف اور برسات کا پانی
گلیون مین جاری ہی اگر رنگین نہین ہی تو وضو جائز ہی بیکراہت اور اگر اوسمین نجاست ملی ہی لیکن پانی غالب
ہی تو وضو جائز ہی مگر کراہت سے خالی نہین مسئلہ برسات کا پانی جب تک ٹپکتا ہی اوسکا حکم جاری کا ہی اگر
چہت پر نجاست پڑی ہی اوس سے ملکے پانی بہا پہر کپڑے پر ٹپکا نجس نہ کرے گا جب تک نجاست پانی کو
متغیر نکردے مسئلہ چہت مین سوراخ اور نجاست ہی اور پانی برسا اور بہا اور کپڑے پر ٹپکا صحیح یہ ہی کہ اگر
بعد اسکے مینہ نہ تہما تو جو سوراخ سے ٹپکا ہی پاک ہی جب تک متغیر نہوا اور جب برسنا موقوف ہوجا اور پہر سوراخ سے
کوئی چیز بہے یا ٹپکے نجس ہی مشائخ متاخرین نے کہا یہی مختار ہی مسئلہ جنب باران شدید مین ننگا کہڑا ہو
بعد کلی کرنے اور ناک مین پانی ڈالنے کے اور اوسکے سب اعضا دہوگئے تو وہ پاک ہوگا اسلیے کہ وہ پانی
جاری ہی مسئلہ برسات کے پانی سے نہر جاری ہوئی اور اوسمین گلیون اور چہتون سے پانی بہکے جاتا ہی
لیکن نہر کا پانی اوسپر غالب ہی تو وضو کرنیکا کچہ مضایقہ نہین اور بعض نے لکہا ہی کہ برسات کا پانی جو گلیون سے
بہکے نہر مین جاتا ہی اور گلیون مین نجاست ہوتی ہی اور نہر مین اسکے سوا اور پانی نہین ہی تو اس سے بہی وضو کا

کچھ مضایقہ نہین جب تک کوئی اثر نجاست کا نہ دیکھے جو تہا چشمہ پانی جاری ہی اور دریا اور نہر کے بیان مین
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا
الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہا اونہون نے کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس
کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہین دریا مین اور اپنے ساتھ لادتے ہین تھوڑا سا پانی پہر اگر وضو کرین ہم
اوس سے تو پیاسے رہین کیا پہر وضو کر لیا کرین دریا کے پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرنیوالا ہی
اوسکا پانی حلال ہی اوسکی مچھلی مسئلہ پانی جاری ناپاک نہین ہوتا ہی جب تک اوسکا رنگ یا بو یا مزا ناپاکی
سے بدل نجاے اسپر فتوی ہی ایسا اوس پانیمین ہوتا ہی جو قلیل ہوا اور آہستہ آہستہ بہتا ہو مسئلہ پانی
جاریمین وہ ناپاکی پڑی ہی جو دکھائی نہین دیتی مثل پیشاب کے نجس نہوگا جب تک مزا یا رنگ یا بو بدل نجاے اور اگر دکھائی دیتی ہی مانند
مردار اور نجاست غلیظہ کے اور نہر بڑی ہی تو جہان مردار پڑا ہی اوسکے بہاو کیطرف وضو نکرے دوسریطرف وضو کر لے و اگر نہر چھوٹی
ہی اور مردار سے ملا ہوا پانی بہت ہی تو ناپاک ہی اور اگر تھوڑا ہی تو پاک ہی اور اگر نصف ہی تو وضو جائز ہی حکما اور احوط یہ ہی کہ وضو
نکرے مسئلہ جب نہر مین پانی آنیکی جگہ بند ہو جاے متغیر نہوگا حکم جریان کا وضو کرے اوس کے جاری مین
مسئلہ لوگ صفین باندہے کنارے نہر کے وضو کرتے ہین وضو جائز ہی یہی صحیح ہی مسئلہ نہر کے اندر
سب زمین نجس ہی اور اوسپر پانی جاری ہوا اگر پانی اسقدر ہی کہ زمین نہین دکھائی دیتی تو ناپاک نہوگا مسئلہ
پانی جاری تھوڑا ہو یا بہت کسینے چاہا کہ وضو کرے افضل یہ ہی کہ ہر بار اوسطرف سے لے جدہر سے پانی آتا ہی
اور اگر لیا اودہر سے جدہر کو پانی بہتا ہی بہت پانیمین جائز ہی اور تھوڑے پانی مین لائق ہی کہ اس اندازسے
وضو کرے کہ دوبارہ پانی لینے تک آب مستعمل بہجاے یہ جب ہی کہ پانی تیز نہ بہتا ہوا اور جب پانی تیز بہتا ہو تو
سب طرح وضو جائز ہی اور مشائخ بخارا نے وسعت دی اور جائز رکہا وضو کو سب طرح جب پانی بہت ہو عموم بلوی کے
واسطے مسئلہ ایک برتن شراب کا دریا مین ٹوٹ گیا اور کسی نے وضو کیا اوس جانب مین جدہر پانی بہتا ہی
جب تک بو یا رنگ یا مزا شراب کا پانی مین نہ پاے وضو جائز ہی مسئلہ مرے ہوے کتے سے نہر کا عرض بند ہو گیا
اور کتے کے اوپر سے پانی جاری ہوا اگر وہ پانی جو کتے سے ملکے آتا ہی کم ہی اوس پانی سے جو کتے کے
اوپر آتا ہی تو بہاو کی جانب وضو جائز ہی ورنہ نہین جائز ہی اور بعض نے کہا اگر مرے ہوے کتے سے عرض نہر کا
بند ہوا اور اوسکے اوپر اور نیچے سے پانی جاری ہی اوسکے بہاو مین وضو کا کچھ مضایقہ نہین جب تک بو یا رنگ
یا مزا متغیر نہو اسپر فتوی ہی مسئلہ ایک شخص پرنالے کے نیچے بیٹھا اور دوسرے سے کہا کہ پرنالے سے
پاک پانی بہاوے اوسنے بہایا اور پرنالے سے پانی نیچے گرنے لگا ایک طرف یہ وضو کرتا ہی اور دوسری

طرف جمع ہوتا ہی مجتمع طاہر اور طہور ہی یعنی پاک اور پاک کرنیوالا ہی اسلیے کہ استعمال واقع ہوا وقت جریان کے
اور پانی مستعمل نہین ہوتا ہی استعمال سے وقت جریان کے اور بعض مشائخ نے اس سے انکار کیا اور کہا
پانی جاری اوسوقت مستعمل نہین ہوتا ہی جب اوسکو مد دہو مثل چشمے اور نہر کے اور اگر مد د نہو تو مستعمل ہوتا ہی
اور صحیح قول اول ہی اس دلیل اور مسئلہ سے کہ جب نہر اوپر سے بند ہو جاے اور انسان نے وضو کیا اوس سے
جواب جاری ہو جائز ہی اب اس جگہہ مد د باقی نرہی اور وضو جائز ہوا مسئلہ کسی نے پیشاب کیا
آب جاری مین اور کسی نے اوسکے بہاو کیجانب وضو کیا تو جائز ہی لیکن اگر بو یا رنگ یا مزا بدل گیا
تو البتہ نجس ہوگا اور وضو جائز نہین مسئلہ آب جاری مین پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہی

بحث دوم ٹہہرے ہوے پانی کے بیان مین پہلا چشمہ تالاب اور حوض کے پانی کے بیانمین عن ابی امامۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء لا ینجسہ شیٔ الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ

ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے پانیکو کوئی چیز نجس نہین کرتی
ہی مگر وہ چیز جو غالب ہوا اوسکی بو اور مزے اور رنگ پر مسئلہ ٹہہرا ہوا پانی جب بہت ہو تو وہ مثل جاری
ہی نجس نہین ہوتا ہی نجاست پڑنے سے مگر یہ کہ بدلجاے رنگ یا مزا یا بو اسپر اتفاق کیا ہی علمائے اور اسیکو
اختیار کیا ہی عامہ مشائخ نے مسئلہ حوض یا کنوین یا گڑہیکا پانی نجس ہوا اور پہر پاک پانی سے بہرا اور کچھہ
پانی باہر بہی بہگیا تو سب پاک ہی اور مختار فقیہ ابی جعفر رحمہ اللہ کا یہ ہی کہ وہ ہوا مثل پانی جاری کے مسئلہ
حوض مین اگر استنجا کیا تو جائز نہین کہ وضو کرے اوسجگہہ قبل تحریک کے مسئلہ وضو کرنیوالے نے اپنا
مونہہ دہویا بڑے حوض مین جو دہ در دہ ہی اور غسالہ پانی مین گرا پہر اوسی جگہہ سے پانی اوٹہایا قبل
تحریک کے تو قول ابی یوسف رحمہ اللہ پر وضو نہین جائز ہی اسلیے انکے نزدیک تحریک شرط ہی تا پانی
مستعمل مغلوب ہو جاے اور مشائخ بخارا نے کہا جائز ہی واسطے عموم بلوے کے مسئلہ ایک تالاب گرمی مین
خشک ہوا اور چارپایون نے اوسمین لید وغیرہ کی پہر اوسمین پانی آیا وہ بہر گیا تو دیکہین گے اگر نجاست
اوسجگہہ پڑی ہی جدہر سے تالاب مین پانی آتا ہی تو سب پانی نجس ہی اگر یہ پانی منجمد ہوا تو بہی نجس رہیگا اگر پانی
کے آنے کی جگہہ نجس نہین ہی اور پانی جاے طاہر مین جمع ہوا جو دہ در دہ ہی پہر پہنچا جاے نجس تک
طاہر ہی اور جو برف اسمین جمی ہی وہ بہی اوسکی جہت سے پاک ہی جب تک نجاست کا اثر اوسمین ظاہر نہ ہو
مسئلہ ایک بڑا تالاب ہی وہ کم ہو کے چار در چار ہوا اور اوسمین نجاست پڑی اور پانی جدید داخل ہوا
اور پہلے اسکے کہ پہنچے نجس پانی تک مجتمع ہوا بقدر دہ در دہ کے طاہر ہی مسئلہ پانی طاہر ایک مقام
دہ در دہ مین ہی اوسمین نجاست پڑی پہر وہی پانی اوسجگہہ جمع ہوا جو کم ہی دہ در دہ سے طاہر ہی مسئلہ

پانی ایک مقام تنگ مین ہی جو دہ در دہ سے کم ہی اور اوسمین نجاست پڑی پہر پہیلا اور دہ در دہ ہوا نجس ہی
اعتبار نجاست پڑنے کے وقت کا ہی مسئلہ پانی دہ در دہ ہی تو نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جب تک
متغیر نہوا وس سے وضو اور غسل جائز ہی اور عمق کا اعتبار نہین ہی مسئلہ کسی نے تالاب مین جنابت کا غسل کیا
اور اوسکے بدن پر نجاست ظاہر ہی تو صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اسمقام پر وضو جائز نہین ہی اور اگر نجاست
ظاہر نہین ہی تو جائز ہی اسپر فتوی ہی واسطے ضرورت کے مسئلہ حوض مین وضو کیا اور نجاست کا شبہہ ہی
یقین نہوا ہی تو وضو کرنیوالے پر واجب نہین کہ کسی سے دریافت کرے مسئلہ ایک حوض چہوٹا ہی اوسمین ایک
طرف سے پانی داخل ہوتا ہی اور دوسری طرف سے نکلتا ہی اوسمین وضو سب طرف جائز ہی اسپر فتوی ہی مسئلہ
پانی طول اور عرض مین اسقدر ہی کہ اگر جمع کرین تو دہ در دہ ہوا اور عمق مین تہوڑا ہی اسمین وضو کا کچہہ مضایقہ
نہین آسانی کیواسطے یہی مختار ہی اور نجاست پڑنے سے نجس نہوگا جب تک بدل نجاے اور عمق کا اعتبار
نہین ہی مسئلہ ایک حوض دہ در دہ تہا حکما نجس ہوگا پہر پانی بہرا اور باہر نکلا اب کسقدر پانی باہر نکلے تو
پاک ہو فقیہ ابی جعفر رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ جسقدر پانی حوض مین ہی اس سے سہ گونہ نکلجاے تو پاک ہوا اور
بعض مشائخ نے کہا ہی کہ جسقدر پانی نجس ہوا ہی اوسیقدر نکلجاے تو طاہر ہوا اور خواجہ امام ابو بکر سعید بلخی
رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ بمجرد پانی نکلجانیکے پاک ہی اسپر فتوی ہی مسئلہ ایک حوض دہ در دہ ہی اور دوسرا
کم دہ حوض جو کم ہی نجس ہوا اور دہ در دہ مین اسکا پانی آیا تو دہ در دہ نجس نہوگا مسئلہ ایک نالی کنارے
حوض کے ایک گز چوڑی اور سو گز لمبی ہی یا دو گز چوڑی اور پچاس گز لمبی ہی اسمین طہارت کرنے مین
اختلاف ہی ظاہر روایت مین طہارت روا نہوگی ابو نصر بلخی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ روا ہی خواجہ ابو سلیمان
جوزجانی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ جس جگہہ ایک عضو دہوتین دس گز اسطرف اور دس گز اوسطرف پانی
مستعمل ہوتا ہی خواجہ ابو حفص کبیر بخاری اور عبد اللہ مبارک مروزی رحمہما اللہ نے کہا ہی کہ جس جگہہ پانی اسقدر
ہو کہ اگر اوسکے طول کو عرض مین ضرب دین تو دہ در دہ ہو اوسمین طہارت روا ہی مسئلہ تہوڑا پانی پایا
اوسمین نجاست کا یقین نہین ہی وضو اور غسل کرے اور تیمم نکرے اسی طرح اگر حمام مین گیا اور حوض مین
تہوڑا پانی پایا اور اوسمین نجاست کا یقین نہین ہی تو وضو کرے اور پانی جاری کا انتظار نکرے مسئلہ
ایک شخص کی نہر کو غاصب نے غصب کیا اگر اس نہر کو غاصب اسجگہہ سے دوسری جگہہ لے گیا لائق نہین کہ اوس سے
وضو کرے اور اگر نہر اپنی جاے قدیم پر ہو تو وضو کرنا اور پانی پینا مکروہ نہین ہی مسئلہ تہوڑے
پانی مین نجاست پڑی جائز نہین اوس سے وضو کرنا اور کپڑے وغیرہ کا دہونا مسئلہ ایک شخص کو دیکہا
کہ حوض کے نجس پانی سے وضو کرتا ہی واجب ہی اوسکو خبر کردے اور بعض کے نزدیک واجب نہین

مسئلہ پانی دہ در دہ اور جاری نہین ہی اوسمین نجاست پڑی نجس ہوگا اگرچہ یہ نجاست پانی کو متغیر نکرے
مسئلہ پانی کا رنگ یا بو متغیر پاوے جب تک یقین نہو کہ یہ بسبب نجاست کے ہی وضو کرے اسواسطے کہ
کبہی پانی کا رنگ پاک چیز سے بہی بدل جاتا ہی اور مدت گذرنے سے بودار ہوجاتا ہی مسئلہ اوس
زمین مین جسمین درخت یا کہیتی ملی ہوئی ہی پانی بہرا اور اوسمین وضو کیا اگر وہ دردہ ہی جائز ہی اور درخت
پانی کو پانی سے ملنے کو منع نہین کرتا ہی اس سے مفہوم ہوتا ہی کہ کم دہ در دہ سے وضو جائز نہین ہی
خلاصۃ الفتاوی مسئلہ ایک حوض مین کائی جمی ہی اور اوسمین وضو کیا اگر کائی ایسی ہی کہ حرکت دینے سے
حرکت کرتی ہی وضو جائز ہی ورنہ نہین جائز ہی اسواسطے کہ پانیکی تحریک سے نہ حرکت کرنا کائی کا دال ہی
کثافت پر اور عدم انتقال آب مستعمل پر ایک جگہہ سے دوسری جگہہ تو آب وضو آب مستعمل سے ہو منیۃ المصلی
مسئلہ ایک تالاب کا پانی برف سے جم گیا اور برف کو کہودا اگر اوسکے نیچے کا پانی اوس سے
نہین ملا ہی تو اوس پانی سے وضو جائز ہی اور اگر اوس سے ملا ہی لیکن متحرک ہوتا ہی تحریک سے تو اگر پانی
متحرک ہوا وقت داخل ہونے ہر عضو کے ایک مرتبہ جائز ہی اور اگر برف کو جہان سے کہودا ہی وہان سے
پانی نکلا اور برف کے اوپر آکے پہیلا اگر اسقدر پانی برف کے اوپر ہی کہ ہتہیلی سے پانی اوٹہاوین
تو اوسکے نیچے کی برف متحرک نہین ہوتی ہی البتہ وضو جائز ہی ورنہ نہین اور اگر جہان سے برف کو
کہودا ہی وہ جگہہ مثل طشت کے ہی اوسمین وضو نہین جائز ہی لیکن اگر وہ جگہہ دہ در دہ ہی تو وضو جائز ہی
قاضیخان مسئلہ ایسے حوض مین وضو کیا کہ اوس کے پانی پر برف مثل جہلی کے جمی ہی کہ ٹوٹ جاتی ہی پانیکی
تحریک سے تو جائز ہی اور اگر پانی پر برف ٹکڑے ٹکڑے ہی اور بہت ہی کہ متحرک نہین ہوتی ہی پانی کی
تحریک سے اوسمین وضو نہین جائز ہی اور اگر تہوڑی ہی کہ متحرک ہوتی ہی پانی کی تحریک سے اوسمین وضو
جائز ہی غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی علامہ + ابن نجیم رسائل زینیہ مین افادہ فرماتے ہین کہ عبارت خلاصۃ
الفتاوی اور منیۃ المصلی اور قاضیخان اور غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی کی دال ہی کہ پانی مستعمل ہوتا ہی
مطلقاً جب اوسمین وضو کیا جاوے یہ سب مبنی ہی روایت ضعیفہ پر محمد رحمہ اللہ سے اسلیے کہ محمد رحمہ اللہ
ہی فرماتے ہین کہ پانی مستعمل ہوتا ہی تہوڑے پانی مستعمل ملنے سے یہ قول صحیح نہین ہی اسلیے ہم اپنے
قول کے صدق کی دلیل بیان کرتے ہین محیط مین ہی اگر پانی مستعمل کنوین مین گرا پانیکو فاسد کریگا
اور سب پانی کہینچا جائیگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اسلیے کہ انکے نزدیک وہ پانی نجس ہی
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک فاسد نکریگا اوس سے وضو جائز ہی جب تک کنوین کے پانی پر غالب نہ ہو
یہی صحیح ہی اسواسطے کہ مستعمل پانی طاہر غیر طہور ہی اور اسی طرح کہا علامہ سراج الدین ہندی نے شرح ہدایہ مین

اگر مستعمل پانی کنوین مین گرا فاسد نکریگا محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اوس سے وضو جائز ہی جب تک غالب نہو کنوین
کے پانی پر یہی صحیح ہی اور تحفہ مین ہی کہ اوس سے وضو جائز ہی جب تک غالب نہو پانی پر مذہب مختار یہین تمام ہوا
کلام علامہ موصوف کا اس کلام سے دریافت ہوا کہ اگر کسی پاک پانی مین مستعمل پانی گرا جب تک اوس پانی پر
غالب ہوگا یعنی اوس سے زیادہ نہو گا وضو جائز ہی اسی پر فتوی ہی مسئلہ جو حوض کہ مسلمانون کی گذرگاہ پر
واقع ہی اوسمین استنجا کرنا اور نجس کپڑا دہونا ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہی اسلیے کہ اکثر لوگ پانی
پیتے ہین اور وضو اور غسل جائز ہی مسئلہ جو پانی کہ حوض مین ٹھہرا ہوا ہو اوسکے پانچ درجے ہین پہلا یہ
کہ اوسمین نجاست کا پڑنا کوئی نہین جانتا اوسمین وضو جائز ہی دوسرا منبع سے حوض مین پانی داخل ہوتا ہی
اور لوگ اوس حوض سے وضو کرتے ہین تیسرا پرنالے سے پانی داخل ہوتا ہی اور لوگ حوض مین برتن
یا ہاتہ ڈبوتے ہین چوتہا لوگ حوض سے کاسے مین پانی لیکے منبع کے نیچے لگاتے ہین اوس سے کچھ پانی
نکلجاتا ہی پہر وضو کرتے ہین پانچوان لوگ منبع سے پانی لیکر وضو کرتے ہین پانچوان بہتر ہی چوتہے سے
اور چوتہا تیسرے سے تیسرا دوسرے سے دوسرا پہلے سے اور وضو سب جائز ہی مسئلہ دو حوض
چھوٹے ہین ایک سے پانی نکلتا ہی دوسرے مین داخل ہوتا ہی ان دونونکے درمیان مین وضو کیا جائز ہی
اسلیے کہ جاری ہین مسئلہ حوض کا پانی نجس ہوگیا پہر اوسکے بیچ مین کنوان کہودا تو کنوین کا پانی
طاہر ہی بلاخلاف اور اگر کنوین کا پانی نجس ہو کر خشک ہوجاوے اور پہر عود کرے تو اوسمین اختلاف ہی ابی یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک نکالا نجاوے پاک نہو گا اسواسطیکہ طہارت نکالیجانے پر موقوف ہی
اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک پاک ہی یہی صحیح ہی مسئلہ نہر کے بیچ مین پانی جاری ہی اور ادہر اودہر پاک پانی
ٹھہرا ہوا ہی اگر وضو کسی نے جانب راکد مین کیا جائز ہی مگر ہر بار پانی ہٹا دے مسئلہ نجس پانی بڑے
تالاب مین آیا اگرچہ نجس پانی غالب بہی ہو لیکن تالاب کے پانیکو نجس نکریگا اسواسطیکہ جب تالاب مین آیا
تو تالاب کا پانی ہوگیا اوسکی طہارت کا حکم کیا جائیگا مسئلہ پانی عمیق اسقدر ہی کہ اگر پہیلایا جاوے
تو دہ در دہ ہو اوسمین اختلاف ہی بعض نے کہا صحیح یہ ہی کہ کثیر ہو اور وجہ اسکا خلاف ہی اسواسطیکہ مدار کثرت کا
ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ظن غالب پہونچنے نجاست کا ایک جانب سے دوسری جانب پر ہی اور جب دونو
جانب پانی کے قریب ہون گے تو بے شک اثر نجاست کا ایک طرف سے دوسری طرف پہونچیگا
اور استعمال پانی کے اوپر ہوتا ہی نہ عمق مین تو جب اس پانی مین نجاست پڑے گی نجس ہوگا مسئلہ
رہٹ گہومتا ہی اور اوسکے حوض کی نالی کا منہ کہلا ہی اوسمین پانی آتا ہی جسقدر رہٹ اوٹھاتا ہی
نجس نہو گا وہ نہر جاریکے ہی مسئلہ اور جو گڑہے کہ دریا اور تالاب کے کنارے کہودے جاتے ہین اوس سے کہیت

سیجتے ہین اور پانی دریا اور تالاب اوسمین برابر آتا ہی ایک نادیا اور جسے سیجتے ہین وسے بڑی کہتے ہین اور دوسرکو جو با اور
جس سے سیجتے ہین اوسے ڈہیکلی کہتے ہین یہ بہی مثل جاری کے ہی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیشاب کرے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی مین مسئلہ ٹھہرے
ہوئے پانی مین پیشاب کرنا مکروہ تحریمی ہی اور پانی جاری مین مکروہ تنزیہی ہی اسی طرح دنکو پانی مین پاخانہ
پہرنا اور پاخانہ پہرنا راتکو پانی مین مطلق مکروہ و ممنوع ہی بسبب خوف تکلیف دینے جنات کے مسئلہ
نہرمین ٹھہرا ہوا پانی نجس ہوگیا پہر اوپر سے پاک پانی نے آکے ٹھہرے ہوئے کو جاری کیا نے شک پاک
ہوجائیگا پانی جاری کے غلبہ سے اگر وضو کرے تو جائز ہی جب تک کوئی اثر نجاست کا آثار ثلثہ مذکورہ سے
نہ دیکہے مسئلہ ایک چہوٹا حوض ہی اوس سے نہر کہودی پانی جاری ہوا وضو کیا اس پانی سے جریان کے
وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پہ پہر دوسرے شخص نے اسجگہ سے نہر کہودی پانی جاری ہوا
وضو کیا جریان کے وقت پہر جمع ہوا یہ پانی اور ٹھہرا اور مقام پر اسی طرح پہر اور لوگون نے ایسا ہی
کیا سب کا وضو جائز ہی اسواسطے کہ ہر ایک نے وقت جریان کے وضو کیا اور آب جاری احتمال نجاست کا
نہین رکہتا ہی جب تک متغیر نہو مسئلہ ایک حوض دہ در دہ ہی اوسمین نجاست نمودار ہی پانی کو ہاتھہ
سے حرکت دے بقدر احتیاج وضو کے اگر نجاست متحرک ہوے تو اس جگہ کا پانی استعمال نکرے اسی پر
فتوی ہی دوسرا چشمہ اس امر کے بیان مین کہ کسقدر طول اور عرض اور عمق ہو کہ پانی نجس نہو اور
اوسکا حکم جاری کا کیا جاوے مسئلہ بعض نے کہا کہ گندلے ہونے کا اعتبار ہی اگر کسی نے اوسمین غسل
کیا اور پانی گندلا ہوگیا پہر گندلاہٹ ادہر سے ادہر پونہچے تو وہ نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ
نہین اور ابی حفص کبیر رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ رنگ کا اعتبار ہی پانی مین زعفران ڈالین گے اگر اوسکا رنگ
ادہر سے ادہر پونہچا تو نجاست پڑنے سے نجس ہوگا ورنہ نہین اور متقدمین نے کہا ہی جب حرکت
نکرے ایک جانب کی تحریک سے دوسری جانب اوسیوقت اور پانی کی موج کا اعتبار نہین ہی اور
ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ تحریک غسل مین معتبر ہی اسلیے کہ احتیاج غسل مین حوض سے زیادہ ہوتی ہی
اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہاتہ سے تحریک معتبر ہی لوگون کی آسانی کے واسطے اور محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک وضو کرنیمین تحریک معتبر ہی یہ وسط ہی اور ظاہر روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے غلبہ ظن پر ہی اگر وضو
کرنیوالیکو ظن غالب ہی کہ ادہر سے ادہر نجاست پونہچے گی تو اس سے وضو نکرے ورنہ وضو کرے یہی صحیح
ہی مسئلہ بڑا حوض جو نجاست پڑنے سے نجس نہین ہوتا ہی بعض نے کہا وہ ہی کہ جسکا آٹہ گز طول

اور آٹھ گز عرض ہو اور بعض نے کہا دہ در دہ بعض نے کہا پانزدہ در پانزدہ بعض نے کہا بست در بست
صحیح اور مشہور زیادہ اور فتوی دہ در دہ پر ہے اور تمام مشائخ متاخرین نے دہ در دہ کو اسلیے معتبر کیا کہ
دس ادنا ہے کہ انتہی ہوتا ہے شمار اعداد کا ابو اللیث رحمہ اللہ نے کہا ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ مشائخ رحمہ اللہ
نے گز مین تین قول پر اختلاف کیا ہے بعض کتاب مین مختار کپڑیکا گز ہے اور اوس گز کی مقدار مین اختلاف ہے
بہت کتب مین لکھا ہے کہ وہ گز چہ مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا نہین ہے وہ چوبیس انگلی ہین بشمار
حروف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بعض نے کہا ہے کہ کپڑے کا گز سات مشت ہے اور ہر مشت پر
انگوٹھا کھڑا نہین ہے اور بعض کتب مین صحیح زمین کا گز ہے وہ سات مشت ہے اور ہر مشت پر انگوٹھا کھڑا ہے اور بعض
کتابون مین اصح یہ ہے کہ ہر زمان اور مکان مین گز مروج وہی مکان اور زمان کا ہے جنے ذکر کیے گئے سے اور
زمین کے گز کے لیکن صاحب غنیۃ المستملی نے اس قول کو بدلیل اوٹھایا ہے اور معتبر نہین کیا بلکہ بہت خلاف
کہا ہے بسبب طول کے اوسکی تقریر نہین لکھی یہ سب قول جو ہمنے لکھے یہ مربع مین ہین اگر حوض مدور ہے تو معتبر
چھتیس گز ہین یہی صحیح ہے اور یہی مدلل ہے عند الحساب اور اوسکے سوا مفتی بہ چھیالیس گز ہین تا رعایت کسر کی
مشکل نہو اور چھیالیس وہ در دہ مین کپڑے کا گز معتبر ہے لوگون کی آسانی کے واسطے اسپر فتوی ہے اور اوسکی صورت یہ
ہے کہ حوض ہر جانب سے دس گز ہو اور گرد اوسکا چالیس گز اور سب پانی سو گز یہ مقدار طول اور عرض کی
ہے اسیواسطے متاخرین نے فتوی دیا ہے مربع مین چالیس گز کا اور مدور مین چھتیس گز کا اور مثلث مین جانب
سے سوا پندرہ گز اور پانچوان حصہ گز کا کپڑے کے گز سے مسئلہ لوگون نے مقدار عمق مین اختلاف
کیا ہے بعض نے کہا ہے دو گز گہرا ہو اور بعض نے کہا گز بھر عمیق ہو اور بعض نے کہا بالشت بھر گہرا ہو
اور صدر الشہید رحمہ اللہ نے کہا ہے اگر ہاتھ سے پانی اوٹھا دین تو جو چیز اوسکے نیچے ہے نکلجاے اور بعض نے
کہا جو پانی کہ ٹخنون تک پہونچے اور حوالہ دیکھنے والے کی راے پر ہے اور بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبو دین
تو پانی جدا ہو کے دو جگہ نہو جاے اور بعض نے کہا اگر لکڑی سے لکڑی ملا دین تو پانی سے پانی کو
ملنے کو منع نکرے بعض نے کہا کہ عمق مثقال کے عرض سے زیادہ ہو اور بعض نے کہا اگر درم سپید
پانی مین ڈالین تو اوپر سے دکھائی ندے بعض نے کہا اگر ہاتھ ڈبو دین تو زمین تک پہونچے اور
بعض نے کہا کہ چار انگلی کے قدر گہرا ہو اور معتبر عمق مین اسقدر پانی ہے کہ ہاتھ ڈبونے سے زمین
نہ کھلجاے یہی صحیح ہے اسپر فتوی ہے تیسرا تتمہ قلتین کے پانیکے بیان مین فرمایا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اذا بلغ الماء قلتین لا یحمل خبثا جب پہونچے پانی دو قلہ کو تو نہین اوٹھاتا ناپاکی یعنی نجس
نہین ہوتا ہے مسئلہ لوگون نے تفسیر قلہ مین اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے پانچ مشک کا ہے ہر مشک

پچاس مَن شرعی کی اور بعض نے کہا ہے وہ جرّہ ہے کہ جو بیس منکا ہوتا ہے بعض نے کہا پانسو رطل بغدادی کا بعض نے
کہا چھ سو بعض نے کہا ہزار اور وہی قلتین باعتبار مساحت کے سوا گز طول سوا گز عرض سوا گز عمق مین ہوتا ہے
اسیطرح فقہا نے کہا ہے اور یقین نہین ہے اسواسطے کہ بیشک وزن پانیکا مختلف ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے
کہ قلہ وہی جرّہ ہے واقع ہوا یہ اسم بڑے اور چھوٹے پر اور اسجگہ مراد قلتین سے قلال ہجر ہے وہ دونون
پانچ مشک ہین ہر مشک سو رطل عراقی کے تو ہونگے قلتین پانسو رطل عراقی یہ مذہب مشہور ہین ہے اسکے
اکثر اصحاب ہین اور یہی مذہب شافعی رحمہ اللہ کا ہے اور ہجر جسکیطرف نسبت قلال قریٰ کی ہے وہ
مدینے کے شہرون مین ہے اور بعض نے کہا یمن مین ہے اول صحیح ہے مگر یہ حدیث ضعیف ہے تضعیف کیا
اسکی حافظ ابن عبد البر اور قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور ابوبکر بن عربی مالکیون نے اور نقلکیا اس کا
ضعف بدائع مین ابن المدینی نے اور کہا ابو داود نے کہ کسی نے فریقین سے حدیث صلی اللہ علیہ وسلم
کی تقدیر پانی مین صحیح نہین کہی تو اس سے حدیث قلتین کی تضعیف لازم آتی ہے اگرچہ اسکو اپنی کتاب
مین روایت کیا اور سکوت کیا اس سے اور اسی طرح اسکو ضعیف کیا امام غزالی نے احیا مین اور رویانی نے
بحر اور حلیہ مین بجہت تطویل کے دلیلین اس حدیث کی ضعف کی نہین لکھین اسلیے کہ یہ رسالہ مختصر ہے
گنجایش نہین رکھتا ہے مسئلہ سبنے اختلاف کیا جب پانی قلتین سے کم ہو اور اوسمین نجاست پڑی اور قلتین
پانسو رطل عراقی ہین تو امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ نے اپنی ایک روایت مین
کہا ہے کہ وہ نجس ہے اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ نے دوسری روایت مین کہا ہے جب تک متغیر نہو
طاہر ہے چوتھا چشمہ بیر بالوعہ کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ حَفَرَ بِئْرًا
فَلَهُ مِمَّا حَوْلَهَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا جس شخص نے کنوان کھودا اوسکو چالیس گز اوسکے گرد ہے مسئلہ
اس حدیث کو دلیل پکڑا صدر الشریعہ نے شرح وقایہ مین اپنے قول پر اور کہا اگر کوئی قصد کرے دوسرا کنوان
کھودنیکا پہلے کنوین کے گرد تو منع کیا جاوے گا اسلیے کہ یہ پانی جذب ہوگا دوسرے کنوین مین اور کم
ہو جائیگا پہلے مین اور اگر کسی نے بیر بالوعہ کھودنیکا قصد کیا یعنی وہ کنوان جسمین خس و خاشاک اور
نجاست پڑتی ہے اوسکو بھی ممانعت کیجائیگی بسبب سرایت نجاست کے پہلے کنوین مین اور نجس
ہونے اوسکے پانی کے اور منع نکیا جائیگا گرد دس گز سے سوا مین علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ
رسائل زینیہ مین اس قول صدر الشریعہ کو تین وجہ سے اوٹھاتے ہین اول یہ کہ کہا شیخ تقی الدین
شمنی نے شرح نقایہ مین ہونا حریم چاہ کا ہر جانب سے دس گز یہ قول بعض کا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ہو
حریم چاہ کا ہر جانب سے چالیس گز دوسرے یہ جو ذکر کیا یعقوب باشا نے کہ قوام زمین کا سخت ہے تو قوام پانی

تو قیاس زمین کا پانی پر مقدار عدم سرایت مین غیر مستقیم ہی تیسرے یہ کہ مختار اور معتمد دوری درمیان بیر بالوعہ
اور کنوین کے پانی کے پونہچتا ہوا کا ہے اگر متغیر کر دے اوسکے رنگ یا بو یا مزیکو تو نجس ہوگا ورنہ نہین مسئلہ
چاہیے کہ درمیان بیر بالوعہ اور پانیکے کنوین کے اسقدر دوری ہو کہ نجاست پانیکے کنوین تک پونہچے اور
اس دوری کا اندازہ پانچ یا سات گز کیا گیا یہ غیر لازم ہی بلکہ معتبر پونہچنا نجاست کا ہی اور یہ مختلف ہوتا ہی سختی
اور نرمی زمین سے مسئلہ پانیکا کنوان بیر بالوعہ کے قریب ہی طاہر ہی جب تک متغیر نہو اوسکا رنگ یا مزا
یا بو اور اسکو دو گز پر اسواسطے مقدر نکیا کہ اگر ان دونون کے درمیان مین دس گز کی دوری ہی اور کنوین
مین اثر بالوعہ کا پایا تو پانی نجس ہی اور اگر ایک گز کی دوری ہی اور اثر بالوعہ کا پانی مین نپایا تو طاہر ہی یہی صحیح ہی
مسئلہ بیر بالوعہ کو پانیکا کنوان کیا اگر ایسا گہرا اور وسیع کیا کہ نجاست اوسکی طرف نہ پونہچی تو طاہر ہی اور
اگر گہرا کہودا پہلے سے اور وسیع نکیا تو جوانب اوسکی نجس ہین اور گہرائی مین طاہر ہی پانچوان چشمہ
کنوین کے احکام مین مسئلہ مسائل کنوین کے مبنی ہین اتباع احادیث پر قیاسی نہین ہین اسواسطے کہ
قیاس چاہتا ہی کہ ہرگز کنوان پاک نہو جیسا بشر رحمہ اللہ نے کہا واسطے عدم امکان طہارت کے بسبب ملنے
نجاست کے مٹی اور دیوار مین کنوین کے اور تہوڑے تہوڑے جاری ہونے پانی کے تہ سے کنوین کے
یا یہ کہ نجس نہو واسطے سقوط حکم نجاست کے بسبب مشکل ہونے احتراز اور تطہیر کے جیسا منقول ہی امام محمد رح
سے کہ متفق ہوئے مین اور ابی یوسف رحمہ اللہ کی رائے اسبات پر کہ کنوین کا پانی پانی جاری کے
حکم مین ہی اسلیے کہ نکلتا ہی کنوین کی تہ سے اور اوپر سے کہنچتا ہی تو نجس نہوگا لیکن عملاً بالآثار کنوین سے
ڈول کہنچے جاینگے اور انسان ہاتہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مثل ندی کے
ہی جسطرح اندر ہاتہ کہینچنے والے کے اختیار مین ہوتا ہی مسئلہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک کنوان مثل نہر
جاری کے ہی پانی اوسکا فاسد نہین ہوتا ہی نجاست پڑنے سے جب تک متغیر نہو مزا یا رنگ یا بو اور امام شافعی
رحمہ اللہ نے کہا ہی جب پانی قلتین کو پونہچے فاسد نہوگا نجاست پڑنے سے اور حنفیہ کے نزدیک مثل چہوٹے
حوض کے ہی فاسد ہوگا جس چیز سے چہوٹا حوض فاسد ہوتا ہی لیکن اگر کنوان دہ در دہ ہی تو فاسد نہوگا اوسکا پانی
نجاست پڑنے سے جب تک متغیر نہو مسئلہ اور مروی ہی امام ابحنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ سے کہ کنوان
نجس نہین ہوتا ہی مثل پانی جاری کے اور جو کنوان عریض نہو اور اوسکے عمق مین پانی دہ در دہ یا زیادہ
ہو کر اوسمین نجاست پڑی اوسکے نجاست کا حکم نکیا جاوے گا صحیح اقوال مین مگر ابن وہبان نے کہا کہ یہ بہت دور
مخالف ہی سب اصحاب کے قول کے اسواسطے کہ اگر یہ تصحیح ثابت ہو تو بیشک ہمارے اصحاب کے قول جو کتب مین
مذکور منہدم ہونگے اور ہمارے اصحاب نے اسطور پر تعلیل کی ہی کہ جب کنوین سے نجاست کا نکالنا واجب ہوا اور

عملاً بالآثار یعنی اسواسطے کہ ... اور گہر ... ۱۲ منہ

بغیر سب پانی کہینچنے کے نجاست کا نکالنا ممکن نہین تو اوسوقت سب پانی کہینچنا واجب ہی تا نجاست بہی سب پانی
کے ساتہ نکلجاے مگر بعض کتب مین لکہا ہی کہ اگر کنوین مین نجس لکڑی یا نجس کپڑے کا ٹکڑا گر اور غائب ہوگیا اور اوسکا نکلنا متعذر
ہی تو پاک ہوگی لکڑی اور کپڑے کا ٹکڑا کنوین کی تبعیت سے اور بعض کتب مین لکہا ہی کہ اسقدر پانی کنوین سے
کہینچین کہ تہوڑا سا باقی رہجاے یہانتک کہ ڈول نہ ڈوبے یا نصف سے زیادہ نہ بہرے تو سب کہنچ گیا
یہ صورت اوسوقت ہی جب کنوین مین چشمے جاری ہون اور سب پانی کہینچنا ممکن نہین ہی اور نکالے اوس سے
مقدار معین اور جب کنوان چشمہ دار نہو تو ضرور ہی سب پانی کہینچنا اسلیے کہ سب پانی کہینچنا ممکن ہی **مسئلہ**
جس کنوین سے بیس ڈول کہینچنے واجب ہوے اور بعد دس ڈول کہینچنے کے کنوین مین پانی خشک ہوگیا
بعد اسکے پہر عود کیا تو اب کچہ ڈول نہ کہینچے جائینگے اور اگر کہینچ نسکے پہلے سب پانی خشک ہوگیا پہر عود کیا
محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ہی بیس ڈول کہینچے جائینگے اور شداد رحمہ اللہ نے کہا ہی کچہ نکہینچا جائیگا وہ کنوان پاک
ہی یہی صحیح ہی اور اگر کہینچنے کے پہلے جسقدر پانی تہا اوس سے زیادہ ہوگیا تو اگر اوس کنوین سے سب پانی کہینچنا واجب
ہوا تہا تو سب پانی کہینچین گے اور بعض نے کہا کہ جسقدر نجاست گرنیکے وقت تہا اوسی قدر کہینچین گے **مسئلہ**
کنوان نجس ہوگیا اور بعض منفذ کہو دکے پانی باہر بہایا پاک ہوگا اسواسطے کہ یہ اخراج سبب ہی طہارت کا مثل
حوض کے ہی جب نجس ہو پہر پانی جاری ہو اور باہر نکلے تو حوض پاک ہوگا **مسئلہ** ایک شخص نے کسیکے کنوین کا پانی
اسقدر کہینچا کہ خشک ہوگیا اس کہینچنے والے پر اوسکا عوض نہین ہی اسلیے کہ مالک کنوین کو ملکیت پانیکی نہین ہی
اور اگر ایسا کسی مٹکے وغیرہ مین کیا تو اس شخصکو اوسکے عوض مین پانی دینا لازم ہی **چھٹا چشمہ** اون
جانورون کے حکم مین جنمین خون سائل نہین ہوتا ہی عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑجاے
مکہی تمہارے کسیکے برتن مین تو چاہیے ڈبو دے اوسکو پہر نکال ڈالے کیونکہ اوسکے ایک بازو مین مرض ہی
اور دوسرے مین شفا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ فَاِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فِيْهِ فَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ السُّمَّ وَ
يُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جب پڑے مکہی کہانے مین تو ڈبا دو اوسکو
اسواسطیکہ زہر کو مقدم کرتی ہی اور شفا کو موخر یعنی زہر والے بازو کے بل کرتی ہی **مسئلہ** اون جانورونکا
پانی مین مرنا جنمین خون بہنے والا نہین پانیکو نجس نہین کرتا ہی مثل مکہی مچہر بہڑ بچہو مکڑی چینٹی جہینگر
پسو وغیرہ کے اور خون پسو اور مچہر اور کہٹمل اور جون کا نجس نہین ہی **مسئلہ** دریائی کا جانور اگر پانی مین
مرا فاسد نکریگا پانیکو مثل مچہلی اور مینڈک اور کیکڑے اور سانپ کے اور کتا اور سور دریائی بہی پانیکو فاسد

نہین کرتا ہو بالاجماع **مسئلہ** اگر یہ جانور سوا پانیکے کسی اور چیز مین مرے جیسے شیرا وغیرہ تو مچھلی فاسد نکریگی شیرے وغیرہ کو بالاجماع اور اگر مینڈک مرے بعض کے نزدیک فاسد اور نجس کریگا اور بعض کے نزدیک فاسد اور نجس نکریگا یہی صحیح ہو **مسئلہ** مینڈک کی دو قسم ہین ایک مینڈک صحرائی ہوتا ہو بعض کے نزدیک اگر کہ پانی مین مرا فاسد کریگا اسواسطےکہ اسمین خون سائل ہوتا ہو اور ایک مینڈک دریائی پانیکو فاسد نکریگا اسلیے اسمین خون سائل نہین ہوتا ہو اور مینڈک دریائی اور صحرائی کی پہچان یہ ہو کہ مینڈک دریائی کے انگلیون کے بیچ مین پردہ مثل بہلی کے ہوتا ہو اور مینڈک صحرائی مین نہین ہوتا ہو **مسئلہ** اور جانور پانی اوسے کہتے ہین کہ پیدائش اور رہنا اوسکا پانی مین ہو اور صحیح امام ابحنیفہ رحمہ اللہ سے یہی ہو کہ پانیکو جانور پانی کا نجس نہین کرتا ہو اور بعض کے نزدیک مائی اوسے کہتے ہین کہ جسوقت پانی سے نکالا جاوے اوسیوقت مرجاوے جنکے نزدیک ان جانورون مین خون سائل نہین ہوتا ہو اونکے نزدیک یہ طاہر ہین اور جنکے نزدیک خون سائل ہوتا ہو وہ کہتے ہین کہ پانی معدن اور مکان اون حیوانات کا ہو اور جو شی اپنے معدن اور مکان مین ہو اوسکو نجاست کا حکم نہین کیا جاتا ہو **مسئلہ** جو جانور کہ پانی مین پیدا ہوتے ہین اور اونکا کہانا حرام ہو اگر پانی مین مرین اور پہول اور پہٹ جائین تو اس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہو مثل مینڈک وغیرہ کے اسواسطےکہ اسکے اجزا پانی مین پراگندہ ہو جاتے ہین اور حرمت پانی کی نہ بسبب نجاست کے ہو بلکہ اسکے گوشت کی حرمت کے جہت سے ہو اور بعض نے لکہا ہو کہ مچھلی طافی کا حکم مثل مینڈک کے ہو جب پانی مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اسواسطےکہ اوسکا کہانا بہی حرام ہو **مسئلہ** اور چھپکلی کی بہی دو قسم ہین ایک بڑی جسمین خون سائل ہوتا ہو اگر وہ پانی مین مرے فاسد کرے گی اور اگر کنوین مین گرے اور مرے ظاہر روایت مین بیس ڈول کہینچے جائینگے اور اگر پہول یا پہٹ گئی تو سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر چھپکلی چہوٹی ہو جسمین خون سائل نہین ہوتا ہو وہ نہ پانیکو فاسد کریگی نہ کنوین کو اور کچہ پانی نکہینچا جائیگا لیکن اگر پانی مین مر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی تو اوس پانیکا پینا مکروہ تحریمی ہو مثل مینڈک کے بسبب اوسکے گوشت کی حرمت کے **مسئلہ** پرندہ آبی تہوڑے پانی مین مرا تو پانی کو فاسد کریگا یہی صحیح ہو بروایت ابحنیفہ رحمہ اللہ اور اگر کسی اور چیز مین مرا جب بہی بالاتفاق فاسد کرے گا اسواسطےکہ اوسمین خون سائل ہو اور پانی مین رہتا ہو پیدا نہین ہوتا ہو مثل بط اور مرغابی وغیرہ کے **مسئلہ** اور اگر یہ جانور پانیکے باہر مرے اور پہر پانی مین ڈالے گئے جب بہی اونکا حکم وہی ہو جو پانی مین مرنیکے وقت تہا صحیح روایت مین **ساتوان حصہ** چہوٹے جانورون کے حکم مین **عن** انس رضي الله عنه انه قال في الفارة ماتت في البير اخرجت من ساعتها ينزح عشرون دلوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ اونہون نے کہا چوہے کے باب مین

گا اگر کنوین مین مرا اور فوراً نکالا گیا کھینچے جائین گے اوس سے بیس ڈول مسئلہ اگر کنوین مین چڑیا یا چوہا
گرا اور مر انکلا اور پہولا اور پہٹا نہین تو واجب ہی بیس اور مستحب ہی تیس ڈول کھینچنے بعد نکلنے چوہے اور چڑیا کے
اور اگر قبل نکلنے کے ڈول کھینچے تو معتبر نہین ہی بعد نکلنے کے پھر کھینچنے پڑینگے اور حکم اوس چوہے کا جو کنوین
مین گر کے مرا یا باہر کنوین کے مرا بعد اوسکے کسی طرح کنوین مین گرا ایک ہی اسی طرح سب جانورون کا حکم ہی
مسئلہ چوہے کی دم کاٹ کے کنوین مین ڈالدے سب پانی کھینچا جاوے گا اگر ممکن ہو اور اگر دم کے زخم پر
موم لگا کے کنوین مین ڈالدیا تو اوسکا حکم چوہے کا حکم ایک ہی مسئلہ کنوین مین ایک یا دو یا تین چوہے
گرے واجب ہی بیس اور مستحب ہی تیس ڈول کھینچنے اسواسطے کہ یہ چوہا جنگلی چوہے سے بڑا نہین ہوتا ہی اور
دو چوہے ہون جنگلی مین بیس یا تیس ڈول سے زیادہ نہین کھینچے جاتے ہین اگر چار چوہے کنوین مین گرے
تو ابی یوسف رحمہ اللہ کے قول پر چار مثل تین کے ہین اور محمد رحمہ اللہ کے قول پر چار مثل پانچ کے ہین اور
پانچ مین واجب ہی چالیس اور مستحب ہی پچاس ڈول کھینچنے اسی طرح چار مین اور پانچ سے نو تک مین پچاس ڈول
کھینچنے ہین اور دس مین سب پانی اگر ممکن ہو مسئلہ چوہا زخمی کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جاوے گا
اگر ممکن ہو زندہ نکلے یا مردہ مسئلہ بلی نے چوہے کو پکڑا دونون کنوین مین گرے چوہا مر گیا مگر زخمی نہین ہوا
اور بلی زندہ نکلی بیس ڈول کھینچے جائین گے اور اگر بلی مر گئی اور چوہا زندہ نکلا چالیس ڈول کھینچے جائین گے اگر
دونون زندہ نکلے کچھ پانی نہ کھینچا جاوے گا مگر اوس شخص کے قول پر جو کہتا ہی کہ چوہا بلی کے خوف سے پیشاب
کر دیتا ہی اسپر یقین کیا جماعت نے اور بعض کتب مین ہی کہ ایسا نہین ہی اسواسطے کہ اوسکے پیشاب کر دینے مین شک ہی
اور شک سے کوئی چیز ثابت نہین ہو سکتی ہی اسی پر فتوی ہی مسئلہ جب کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب
ہوے اوس سے ایک ڈول پانی کھینچ کے دوسرے کنوین طاہر مین ڈالدیا اس کنوین سے بھی بیس ڈول
کھینچنے واجب ہین اور اسمین اصل یہ ہی کہ جسقدر پانی کھینچنے سے پہلا کنوان طاہر ہوتا ہی اسی قدر کھینچنے سے
دوسرا کنوان پاک ہوتا ہی جب پہلا ڈول دوسرے کنوین مین ڈالا ہو اور اگر دوسرا ڈول پہلے کنوین سے
نکالکے دوسرے مین ڈالدیا تو اب اس دوسرے کنوین سے انیس ڈول کھینچے جائین گے اور اگر دسوان
ڈول دوسرے کنوین مین ڈالدیا تو روایت ابی حفص مین گیارہ ڈول کھینچے جائینگے یہی صحیح ہی مسئلہ اگر ایک کنوین سے
چوہا نکالکے دوسرے کنوین مین ڈالدیا اور بیس ڈول پانی بھی جسکا کھینچنا واجب تھا اسی کنوین مین ڈالدیے تو اب
اس کنوین سے بھی واجب ہی چوہیکا نکالنا اور بیس ڈول کا کھینچنا جیسا پہلے مین تھا مسئلہ اگر دو کنوؤن سے بیس بیس
ڈول کھینچنے واجب ہوے ایک سے بیس ڈول کھینچکے دوسرے مین ڈالدیے تو اب اس دوسرے سے بھی بیس ڈول کھینچے جائین اور اگر ایک
کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور دوسرے سے چالیس ایک سے سب ڈول کھینچ کے دوسرے

کنوین مین ڈالدیے اب واجب ہی دوسرے سے چالیس ڈول کھینچے اور اسمین اصل یہ ہی کہ دیکھین جسکا کھینچنا واجب
ہوا اور جسمین ڈالدیا دونون کسقدر ہین اگر دونون برابر ہین تو برابر ڈول کھینچے جائین گے اور اگر ایک زیادہ ہی تو داخل
ہوگا کم زیادہ مین اور زیادہ کھینچنے پڑینگے اسکی مثال یہ ہی کہ تین کنوین ہین ہر ایک مین بیس ڈول کھینچنے واجب ہوئے
دو کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین ڈالدیے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جائین گے اور اگر ایک کنوین
سے بیس اور ایک سے دس ڈول تیسرے کنوین مین ڈالدیے اب اس سے تیس ڈول کھینچے جائین گے اور اگر ایک کنوین سے
بیس ڈول کھینچنے واجب ہوئے اور دوسرے سے چالیس دونون کنوون سے بقدر واجب کھینچ کے تیسرے مین ڈالدیے
اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جائین گے موافق اصل کے اگر ایک ڈول کھینچ کے اوس کنوین سے جس سے چالیس کھینچنے
واجب تھے اوس کنوین مین ڈالدیا جس سے بیس کھینچنے واجب تھے اب اس سے چالیس ڈول کھینچے جاوینگے مسئلہ
ایک چوہا مشکے مین مرگیا اور یہ پانی کنوین مین ڈالدیا محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ جسقدر پانی ڈالا ہی اوس سے زیادہ کھینچا جائیگا اور
بیس ڈول بھی کھینچے جائین گے یہی صحیح ہی اور اگر ایک قطرہ اس مشکے کے پانیکا کنوین مین گرا تو بیس ڈول کھینچے جائین گے
اور اگر چوہا پھول یا پھٹ گیا پھر قطرہ اس پانیکا کنوین مین گرا تو سب پانی کھینچا جائیگا اگر ممکن ہو مسئلہ کنوین مین چوہا
گرا اور زندہ نکلا جب بھی بیس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین سے چوہا نکل نہ سکا اور تین سو ڈول کھینچے گئے
واسطے ضرورت کے طاہر ہوگا مسئلہ کنوین مین بڑی چھپکلی گری اور مرگئی چند ڈول کھینچے جائین گے ایک روایت
مین بیس یا تیس ایک روایت مین ہی اگر دس سے کم کھینچے جائز ہی مسئلہ چڑیا کنوین مین گری اور نہ نکلی جبتک کنوین
نجس ہی ایک مدت تک پانی بھرنا چھوڑ دین گے تا معلوم ہو جاوے کہ گل گئی اور مٹی ہوئی ہوگی اور بعض نے کہا
چھ مہینے تک پانی نہ بھرین گے مسئلہ چوہا کنوین مین گرا بعض روایت مین دس ڈول کھینچے جاوینگے اگر زندہ
نکلی اور اگر مرگئی یا پھول یا پھٹ گئی تو اسکا حکم مثل چوہے کے ہی مسئلہ کنوین مین چوہا مردہ خشک گرا ناپاک کریگا سب پانی کھینچا جاوے
آٹھوان چشمہ متوسط جانورون کے حکم مین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ انہ قال فی الدجاجۃ اذا ماتت فی
البیر ینزح منہا اربعون دلوا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اونہون نے کہا اگر مرغ کنوین مین مرا اور فورا
نکالا گیا کھینچے جاوینگے اوس سے چالیس ڈول مسئلہ اگر کنوین مین کوئی حیوان گرا اور زندہ نکلا اور اوسکے منہ تک
پانی پہنچا دیکھین گے اگر جھوٹا اوس جانور کا طاہر ہی تو یہ پانی بھی طاہر ہی اگر جھوٹا اوسکا نجس ہی تو یہ پانی بھی نجس ہی
سب پانی کھینچا جائیگا اور اگر جھوٹا مکروہ ہی تو یہ پانی بھی مکروہ ہی مستحب ہی بیس ڈول کھینچنے اگر اوسکا جھوٹا مشکوک ہی
مثل خچر اور گدہے کے سب پانی کھینچا جائیگا اور مختار یہ ہی کہ کچھ نہ کھینچا جائیگا اسواسطے کہ جھوٹا ان دونونکا بالاجماع
طاہر ہی مسئلہ جس جانور کا ڈول کھینچنا مستحب ہوتا ہی بیس ڈول سے کم نکھینچے جائین گے اور بعض کتاب مین ہی کہ پانی مکروہ ہین
دس ڈول کھینچنے مستحب ہین مسئلہ کنوین مین مرغ اور کبوتر اور بلی اور مثل اسکے کوئی اور جانور گرا اور مرا ہو یا پھٹا نہین تو

واجب ہے چالیس اور مستحب ہے پچاس ڈول کھینچنے مسئلہ بط اگر چھوٹی ہے اور کنوین مین گری تو مثل مرغ کے ہے
چالیس یا پچاس ڈول کھینچے جاوینگے اور اگر بڑی ہے تو مثل بڑے اونٹ کے ہے سب پانی کھینچا جاویگا مسئلہ مرغ غیر مقید
کنوین مین گرا اور زندہ نکلا مستحب ہے چالیس ڈول کھینچنے اور اگر کسی نے وضو کیا قبل پانی کھینچنے کے جائز ہے
اسواسطیکہ نجس غیر روہ ان جانورونکا مکروہ ہے اور غالب ہے کہ پانی اسکے منہ تک پونہچا ہو اگر یقین ہے کہ اسکے منہ تک
پانی نہین پونہچا تو کچھ کھینچا جاویگا اور جو مرغ کہ مقید رہتے ہین رہائی نہین پاتے اگر کنوین مین گرے اور زندہ نکلے
تو کچھ پانی نہ کھینچا جاویگا یہی ظاہر روایت ہے مسئلہ مرغی کے پیٹ سے انڈا نکلا اور کنوین مین گرا یا شوربے یا پانی
یا کپڑے مین گرا تر ہے یا خشک ہے پانی مین گرا فاسد نکریگا کنوین اور کپڑے اور پانیکو مسئلہ جو جانور چوہے مین میانہ
چوہے اور مرغے مین حکم اوسکا حکم چوہے کا ہے اور جو درمیان بکری اور مرغے کے ہین وہ مثل مرغے کے ہین ظاہر روایت مین
اور جو جانور مشترک صغر اور کبر مین ہے اوسکو حکم صغر کا دیا جاویگا ممولا اور چڑیا وغیرہ مثل چوہے کے ہے بسبب برابری
چوہے کے اور کبوتر اور فاختہ وغیرہ مثل بلی کے ہے چالیس یا پچاس ڈول کھینچے جاوینگے نوان چشمہ بڑے جانورو
حکم مین مسئلہ کنوین مین بکری گری اور زندہ نکلی بیس ڈول کھینچین واسطے تسکین قلب کے نہ واسطے تطہیر کے اور اگر
کچھ پانی نکھینچا اور وضو کیا جائز ہے اور اگر اسکے کھر مین پیشاب بھرا ہے اور کنوین مین گری ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے
کہا بیس ڈول کھینچے جاوینگے اسواسطیکہ نجاست اسکے پیشاب کی خفیف ہے واجب ہے طاہر کرنا خفت کا اور ابی یوسف
رحمہ اللہ نے کہا ہے پانی کھینچا جاویگا اسلیے کہ اثر نجاست کا کپڑے پر ظاہر ہوتا ہے نہ پانی پر اسواسطیکہ اگر قطرہ پیشاب کا
کنوین مین گرا تو سب پانی کھینچا جاویگا اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کچھ پانی نکھینچا جاویگا اسلیے کہ جس جانور کا گوشت کہایا جاتا
ہے اوسکا پیشاب طاہر ہے مسئلہ سب حیوانات کا حکم یہ ہے کہ اگر علم ہوا کہ اونکے بدن پر نجاست ہے اور پانی مین گرے پانی
نجس ہوگا اگرچہ اوسکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہو اور نجاست کو جو بعلم مقید کیا اسواسطیکہ اون لوگون نے کہا کہ اگر گاو وغیرہ کنوین
مین گرے اور زندہ نکلے کچھ پانی کھینچنا واجب نہین ہے استحسانا بیس ڈول کھینچین تو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ ظاہر ہے
کہ اوسکے پیر وغیرہ پیشاب سے محفوظ نہین رہتے ہین اسواسطیکہ اصل طہارت ہے اور احتمال ہے کہ وقت گرنیکے پیر پاک ہوگئے ہون
بسبب اسکے کہ پہلے بہت پانی مین داخل ہوئی ہو اوسکے بعد کنوین مین گری ہو مسئلہ جن جانورونکا گوشت
کہانا حلال ہے اگر کنوین مین گرے اور اونکا منہ پانی مین نہین ڈوبا اور اونکے بدن پر نجاست بھی نہین ہے تو ہرگز
سبب نجاست کا نہوگا مسئلہ چھوٹا بکری کا بچہ کنوین مین گرا اوسکا حکم وہی ہے جو بلی کا حکم ہے مسئلہ
اونٹ اور بھینس وغیرہ کنوین مین گرے اور زندہ نکلے وضو نکرینگے استحسانا اور احتیاطا اگر وضو کرین تو جائز
ہے بیس ڈول استحسانا کھینچینگے مسئلہ گھوڑا کنوین مین گرا اور زندہ نکلا صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر کچھ
پانی نکھینچا جاویگا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر کچھ ڈول استحسانا کھینچے جاوینگے مسئلہ کنوین مین

گہوڑا یا بکری یا گاوٴ یا بہینس یا خچر یا گدہا یا کتا گرا اور مر گیا پہولا یا پہٹا نہین سب پانی کہینچنا واجب ہے **مسئلہ** کتا کنوئین مین
گرے جنکے نزدیک نجس العین ہے پانیکو نجس کریگا مرا ہو یا نہین منہ ڈوبا ہو یا نہین اور جنکے نزدیک نجس العین نہین ہے نجس
نکریگا پانیکو اگر اوسکا منہ نہین ڈوبا ہی صحیح ہے اور بعض نے لکہا ہے کہ براز گاہ اوسکی منقلب ہوتی ہی خارج کیطرف اسواسطے
پانیکو فاسد کریگا بخلاف اور حیوانات کے اور صحیح یہ ہے کہ کتا نجس العین نہین ہے مثل سور کے فاسد نکریگا پانیکو جبتک
اوسکا منہ نہ ڈوبے یا اوسکے بدن پر نجاست نہو اسی طرح سے سب جانور درندے چارپائے ہون یا پرندے
اور اونکا گوشت کہانا حرام ہے نجس کرینگے پانیکو اگر زندہ نکلے اور اونکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہی صحیح ہے **مسئلہ**
وہ جانور جو نجس العین ہے مثل سور کے اگر کنوئین مین گرے تو نجس کریگا پانیکو اگرچہ اوسکا منہ پانی مین نہ ڈوبا ہو **مسئلہ**
حیوان مرا ہوا تہوڑے پانی مین گرا فاسد نہ کریگا اور اوس پانی سے وضو جائز ہے **دسوان حصہ** بیان مین کنوئین مین آدمی کے گرنے اور ترنے
یا گرنے سے کنوان نجس ہوتا ہے یا نہین **مسئلہ** آدمی پاک کنوئین مین اوترا ٹہنڈک کے واسطے یا ڈول نکالنے کو
اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے اور زندہ نکلا فاسد نکریگا کنوئین کو اور اوسکا پانی طاہر اور مطہر ہے کچہ نکہینچا جائیگا
مسئلہ بے وضو اور جنب کنوئین مین اوترا ڈول نکالنے کو اور اوسکے اعضا پر نجاست ہے اور استنجا نہین
کیا ہے یا استنجا ڈہیلے سے کیا ہے سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے اس مین ابو حنیفہ رحمہ اللہ
سے تین روایتین ہین اظہر یہ ہے کہ پانی نجس ہو جائیگا اور وہ شخص خارج ہوگا جنابت سے پہر نجس ہوگا نجس پانی
سے یہان تک اگر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا تو اوسکو قرآن پڑہنا حلال ہے **مسئلہ** حیض والی عورت بعد بند
ہونے حیض کے کنوئین مین گری اور اوسکے اعضا پر نجاست نہین ہے تو وہ مثل مرد جنب کے ہے اور اگر پہلے بند ہونے
خون کے گری اور اوسکے بدن پر نجاست نہین ہے وہ مثل مرد طاہر کے ہے جب کنوئین مین ٹہنڈک کے واسطے اوترے اسلیے
کہ وہ عورت اس گرنے سے حیض سے نہین نکلی تو پانی مستعمل نہوگا **مسئلہ** کافر کنوئین مین گرا اور زندہ نکلا سب
پانی کہینچا جائیگا اسی طرح اگر کافر کنوئین مین اوترا تو مروی ہے ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کہ جسم اوسکا خالی نہین ہے نجاست حقیقیہ
یا حکمیہ سے اسلیے سب پانی کہینچا جائیگا اور اگر غسل کرکے کنوئین مین اوترا اور اوسیوقت نکلا تو کچہ پانی نکہینچا جاے گا
مسئلہ جو کافر ڈول نکالنے والے کنوئین مین ڈول نکالنے کو اوترتے ہین اگر غسل اور استنجا کر کے اور کپڑا
پاک باندہ کے کنوئین مین اوترے تو کنوان پاک ہے اور کچہ پانی نکہینچا جائیگا ورنہ سب پانی کہینچا جائیگا اگر ممکن ہو
مسئلہ میت کافر کا نجس ہے پہلے اور بعد غسل کے اگر میت کافر کا بعد غسل کے تہوڑے پانی مین گرا فاسد کرے گا
اسواسطے کہ وہ مثل سور کے ہے لیکن زندگی مین اس جہت سے نجس نہین ہے کہ اوٹہائی ہے امانت خداے لایزال کی اور
اس سبب سے کہ شاید سعادت اسلام کی نصیب ہو جب شقاوت کفر پر مرا اور زندگی تمام ہوئی تو بدتر ہوا سور سے
مسئلہ میت مسلمان کا اگر پہلے غسل کے کنوئین مین گرا تو پانی فاسد ہوگا اور اگر بعد غسل کے تہوڑے پانی یا کنوئین

مین گرا فاسد نکریگا یہی مذہب مختار ہے مسئلہ لڑکا پیدا ہوا اور آواز کی اوسکا حکم جوان کا ہے اگر بعد غسل کے کنوین
مین گرا تو پانیکو فاسد نکریگا اور اگر آواز نہ کی اور کنوین مین گرا پانیکو فاسد کریگا اگرچہ تین مرتبہ غسل دیا ہو مسئلہ شہید
تہوڑے پانی مین گرا فاسد نکریگا مگر جبکہ خون جاری ہوگا فاسد کریگا مسئلہ کہال یا گوشت آدمی کا اگر بقدر ناخن کنوین
مین گرا ہے فاسد کریگا اور اگر اس سے کم ہے فاسد نکریگا مسئلہ انسان کی ہڈی یا ناخن یا دانت یا بال پانی یا کنوین مین
گرین پاک ہین فاسد و نجس نکرین گے جسم پر ہون یا جدا اگرچہ بہت ہون یہی مختار ہے اسواسطے کہ انسان کے سب کے سب
اعضا طاہر ہین اور نفع لینا اونکے اعضا سے بسبب بزرگی انسان کے مباح نہین ہے مسئلہ آدمی طاہر کنوین مین گرکے
مر گیا سب پانی کہینچنا واجب ہے پہولا یا پہٹا ہو یا نہین مسئلہ بال مونڈے یا کترے یا توڑے ہوے ہین تو پاک ہین
اور اگر اوکہاڑے ہوے ہین تو نجس ہین **گیارہوان چشمہ** پیشاب کی نجاست کے بیان مین عن ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پاکی ڈہونڈو پیشاب
سے کہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہے مسئلہ کنوین مین قطرہ شراب کا یا جس چیز کا پینا حرام ہے یا پیشاب لڑکے
اور لڑکی کا یا پیشاب اون جانورون کا جنکا گوشت حلال ہے یا اون جانورونکا جنکا گوشت کہانا حرام ہے یا قطرہ خون نکلا
گرا سب پانی کہینچا جائیگا مسئلہ بکری نے کنوین مین پیشاب کیا سب پانی کہینچا جائیگا ابی حنیفہ اور ابی یوسف
رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کچہ پانی نکہینچا جائیگا مگر جب پیشاب پانی پر غالب ہوا اوس وقت
بہی اسواسطے کہینچین گے تاکہ طہور ہو اور اصل یہ ہے کہ جن جانورون کا گوشت کہانا حلال ہے اونکا پیشاب محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے اور دلیل امام محمد رحمہ اللہ کی حدیث عرنیین کی ہے وہ
مختصرًا یہ ہے کہ حکم کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیین کو اونٹ کے پیشاب اور دودہ پی لینیکا اور دلیل
شیخین رحمہما اللہ کی یہ ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے استنزہوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ
اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اونٹ کا پیشاب دوا کے واسطے بہی پینا حلال نہین ہے اسلیے کہ اوسمین یقین شفا کا
نہین ہے اور اسکی دلیل حدیث شریف موجود ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ تعالی لم یجعل
شفاءکم فیما حرم علیکم بیشک اللہ نے نہین مقرر کی شفا تمہاری اوس چیز مین کہ حرام کی تم پر اور
بعید نہین کہ شفا کافر کی نجس مین ہو بسبب اوسکی نجاست کے اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک دوا کے واسطے
حلال ہے بسبب قصہ مذکورہ کے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک حلال ہے دوا وغیرہ کے واسطے بجہت اپنی طہارت کے
اور جواب یا محمد رحمہ اللہ کے قول کا امام محبوبی رحمہ اللہ نے اسطور پر کہ تم سمجہے ہو کہ جسکا گوشت طاہر ہے اوسکا پیشاب
بہی طاہر ہے اور ہم کہتے ہین کہ طاہر ہونا گوشت کا دلالت نہین کرتا ہے پیشاب کی طہارت پر اسواسطے کہ گوشت انسان
کا طاہر ہے اور اوسکی حرمت بسبب بزرگی انسان کے ہے اور پیشاب اوسکا نجس ہے مسئلہ پیشاب اون جانورونکا

جنکا گوشت کہانا حلال ہی نجس ہی یہ نجاست خفیفہ ابوحنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہی مسئلہ
پیشاب بلی اور چوہے کا اور بیٹ افگندہ بلی کا اور مینگنی چوہے کی نجس ہی اظہر روایت مین تہوڑے پانیکو فاسد کریگی
اور کپڑیکو اور بلی کا پیشاب اگر کنوین مین گرا سب پانی کہینچا جائیگا اسواسطیکہ اسکا پیشاب نجس ہی یہی صحیح ہی اور اگر
چوہے کا پیشاب کنوین مین گرا تو کچہ نکہینچا جائیگا یہی اصح ہی مسئلہ اگر سوئی کی نوک یا تاگے کے قدر پیشاب
کی چہینٹین کنوین مین گرین یا غبار نجس گرا کچہ پانی نکہینچا جائیگا مسئلہ پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی فاسد کریگی
کپڑے اور پانیکو اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہی مسئلہ پیشاب مینڈک دریائیکا پانیکو فاسد کریگا اور پیشاب
مینڈک صحرائیکا نجس ہی **بارہوان حصہ** گوبر اور مینگنی وغیرہ کے حکم مین مسئلہ ایک یا دو مینگنی اونٹ و
یا بکری کی کنوین مین گری فاسد کریگی پانیکو استحسانا اور وجہ استحسانکی یہ ہی کہ جنگلی کنوین کہلے رہتے ہین تختے بند نہین
ہوتے اور مواشی اوسکے گرد مینگنی کرتے ہین اور اسکا اثر کنوین مین پہونچتا ہی اور امام تمرتاشی رحمہ اللہ نے کہا کہ گہرو
کنوئون مین اختلاف کیا گیا ہی بعض نے کہا ایک دو مینگنی بہی کنوین کو فاسد کریگی اسواسطیکہ ضرورت معدوم ہی اور اصح یہ ہی
کہ حکم دونون کنوئونکا ایک ہی کسیکو فاسد نکریگی اسلیے اگر تہوڑی گری تو معاف ہی اور بہت مین ضرورت نہین ہی وہ مفسد
ہی بہت اوسے کہتے ہین جسکو دیکہنے والا بہت جانے یہی مروی ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اور اسی پر اعتماد ہی اور بعض نے
کہا کہ بہت وسے کہتے ہین کہ جب ڈول کہینچین تو کوئی ڈول مینگنی سے خالی نہ نکلے اور کم جو اسکے خلاف ہو یہی صحیح ہی اور
کچہ فرق نہین تر او خشک او ثابت او شکستہ او لید او گوبر او مینگنی مین اسواسطیکہ ضرورت سبکو شامل ہی مسئلہ
بکری نے دودہ بہرے برتن مین دوہتے وقت ایک یا دو مینگنی کی سبنے کہا مینگنی نکالڈالینگے اور دودہ پی لینگے
اگر اوسیوقت مینگنی نکالڈالے اور اوسکا رنگ آیا نجس نہوگا واسطے عموم بلوے اور ضرورت کے اسلیے کہ بکری کی عادت ہی
کہ دودہ دیتے وقت مینگنی کرتی ہی اور ضرورت مین حدیث موجود ہی تو ساقط ہوگا حکم نجاست کا مسئلہ کبوتر یا چڑیکی
بیٹ کنوین مین گری فاسد نکریگی پانیکو مسئلہ مرغ کی بیٹ بالاتفاق نجس ہی مسئلہ جو چیز کہ جانور کے
پیٹ سے باہر آئی پہر اندر چلی جاے اوسکا حکم مثل حکم گوبر و مینگنی کی ہی مسئلہ اختلاف کیا بول و براز اون جانورون
مین جنکا گوشت کہانا حلال ہی مالک او احمد رحمہما اللہ نے کہا روایت مشہور مین طاہر ہی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ بیٹ کبوتر
اور چڑیا کی طاہر ہی اور باقی نجس او امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ مطلق نجس ہی مسئلہ اتفاق کیا اسبات مین
کہ جن جانورون کا گوشت کہانا حرام ہی اونکا بیٹ افگندہ نجس ہی مگر ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے اسبات کا اعتقاد کیا
کہ بیٹ اون جانورون کی جو پرندون مین شکار کرتے ہین مثل چرغہ اور باز اور باشہ وغیرہ کی طاہر ہی یہی اصح ہی
اسلیے کہ اس سے بچنا مشکل ہی مسئلہ غلیظ کنوین مین گرا نجس کریگا پانیکو بہت ہو یا تہوڑا **تیرہوان حصہ** اسکے
بیان مین جن چیزون کے گرنے سے کنوین کا سب پانی کہینچنا واجب ہی مسئلہ آدمی یا بکری یا کتا وغیرہ

یا جو حیوان جثے مین مثل آدمی کے ہو کنوین مین گر کے مرا اور پھولا یا پھٹا نہین سب پانی کھینچا جاوے گا مسئلہ کوئی حیوان
باہر مرا اور پھولا یا پھٹ گیا پھر کنوین مین گرا سب پانی کھینچا جائیگا مسئلہ چھوٹا جانور مثل چوہے اور چڑیا وغیرہ کے
اور متوسط مثل بطا اور مرغ وغیرہ کے اور بڑا مثل بکری اور گاو اور ہاتھی وغیرہ کے اگر کنوین مین گرا اور پھول یا پھٹ گیا
یا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا سب پانی کھینچنا واجب ہے اگر ممکن ہو اسواسطے کہ وقت پھولنے یا پھٹ نکلنے اوس سے تری نکلتی ہے
اور تمام پانی کے اجزا مین پراگندہ ہوتی ہے وہ تری وان نجس ہے اور وہی تری مثل قطرے پیشاب کے ہوگی مسئلہ
جس جانور کے بال یا کھال کہ نجس ہے کنوین مین گری حکم اوسکا مثل اوس جانور کے ہے جو پھول یا پھٹ گیا سب پانی کھینچنا
واجب ہے مسئلہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق مین اسطرح تحریر کرتے ہین اور جنھون نے تین سو ڈول نکالنے کا فتوی
دیا ہے اونکے قول کو ضعیف کہتے ہین اگر سب پانی کھینچنا ممکن نہین ہے اس جہت سے کہ چشمین جاری ہین جسقدر پانی کھینچا جاتا ہے
اوسیقدر یا زیادہ چشمون سے جاری ہوتا ہے تو اسمین روایات مختلف ہین امام محمد رحمہ اللہ سے دو سو ڈول کھینچنے مروی
ہین فقہانے کہا کہ فتوی دیا امام محمد رحمہ اللہ نے دو سو ڈول کھینچنے کا جب دیکھے کنوین بغداد کے کہ اکثر اونمین تین سو
ڈول سے زیادہ پانی نہین ہوتا ہے اور امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے سو ڈول کھینچنے مروی ہین فقہانے اس فتوی کی
یہ وجہ لکھی ہے کہ کوفے کے کوون مین پانی کم ہوتا ہے وہان آپنے یہ فتوی دیا اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
جامع صغیر مین مروی ہے کہ اسقدر کنوین کا پانی کھینچا جائیگا کہ کھینچنے والے پر غالب آوے اور مقدار غلبے کی بیان نفرمائی
اور وجہ بیان نہ کرنیکی یہ ہے کہ مقدار غلبے کی متفاوت ہوتی ہے اور کھینچنا اسقدر چاہیے کہ عجز ظاہر ہووے یہی صحیح ہے اسواسطے کہ
شرع مین طاعت بحسب طاقت ہے اور بعض فقہانے کہا ہے کہ ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر اسقدر پانی کھینچنا فرض ہے جب
ہے کہ ظن غالب ہو کہ اسی قدر پانی وقت کھینچنے کے تھا اور اصح تفسیر غلبے کی عجز ہے امام ابی یوسف رحمہ اللہ سے
اسکے دو طریقے مروی ہین ایک یہ ہے کہ قریب کنوین کے ایک خندق کھود دینگے کہ گہرائی اور درازی اوسکا اسقدر ہو
جسقدر کنوین مین پانی ہے اور پھر کھینچا جائیگا بعض مشائخ کے قول پر پھر پانی کنوین سے کھینچکے اوسمین ڈالینگے جب
خندق بھر جاوے تو معلوم ہوگا کہ سب پانی کنوین کا کھنچ گیا اور دوسرے یہ کہ ایک لکڑی کنوین مین ڈالینگے جب
پانی مین ڈوبے وہان نشان کر دینگے بعد اوسکے دس ڈول کھینچینگے پھر لکڑی ڈالکر دیکھینگے کہ کسقدر پانی
کم ہوا اگر بقدر دسوین حصے کے کم ہوا ہے تو جانینگے کہ بقدر سو ڈول کے باقی ہے مگر فقہانے کہا ہے کہ یہ راستہ
اوسوقت مستقیم ہے کہ کنوان اوپر سے نیچے تک برابر ہو اور ابی نصر محمد بن سلام سے مروی ہے کہ جو دو آدمی
بصارت تامہ رکھتے ہون اندازہ کرنے پانی مین وہ اندازہ کرین جسقدر کہین اوسیقدر پانی کھینچا جائیگا یہ اصح اور
اشبہ ہے فقہ سے اور معراج الدرایہ مین لکھا ہے کہ یہی مختار ہے اور نقایہ مین لکھا ہے کہ واسطے اندازے پانی کے
ایک شخص صاحب بصارت کافی ہے لیکن اکثر کتب مین دو شخص صاحب بصارت شرط ہین اور اسی قول کی جماعت نے

تصحیح کی اور مختار کیا ہے اور تصحیح کی امام حسام الدین نے شرح جامع صغیر مین کہ اعتبار غلبے کا ہے یعنی عجز کا اور
فتوی اس پر ہے کہ مفوض کیا جاوے راے مبتلا بہ پر اور خلاصہ مین لکھا ہے کہ تین سو ڈول کھینچنے پر فتوی ہے اور معراج الدرایہ
مین لکھا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول مختار ہے اب اس مسئلے مین تصحیح اور فتوی مختلف ہوا اور فتوی امام محمد رحمہ اللہ
کے قول پر اسہل ہے لوگون کی آسانیکے واسطے اور عمل روایت ابی نصر رحمہ اللہ پر احوط ہے اسواسطے کہ اختیار مین لکھا ہے
کہ جو امام محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ آسان ہے لوگون پر لیکن پوشیدہ نہین ہے ضعف اوسکا اسلیے کہ جب شرع نے
حکم دیا سب پانی کھینچنے کا بسبب نجاست کے تو اوسکی طہارت کم ڈول کھینچنے سے یعنی عدد معین سے موقوف ہے
اوس مقدار کی روایت مسموع پر اور یہ کہان بلکہ ماثور ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اسکے خلاف ہے اور
بعض متاخرین نے اختیار کیا اظہر یہ ہے کہ جسوقت ممکن ہو بند کرنا کنوین کے چشمونکا بے اشکال تو بند کرین گے
اور سب پانی کھینچین گے اور اگر بند کرنا چشمونکا مشکل ہے اور جانا کہ اس کنوین مین اوپر سے نیچے تک طول اور عرض اور
عمق یکسان ہے تو لکڑی ڈال کے جو طریقہ مذکور ہوا کرین گے اگر اسکا بھی علم نہین ہے تو اگر ممکن ہو عمل اندازہ دو شخص
صاحب بصارت پر کرین گے اور اگر یہ بھی متعذر ہو تو اسقدر پانی کھینچین گے کہ عجز ظاہر ہو بحسب اپنے گمان کے
غلبے کے یہ تقریر صاحب بحر الرائق کی تمام ہوئی انکے آخر قول سے دریافت ہوا کہ اسقدر پانی کھینچین گے کہ عجز ظاہر
ہو اور جنہون نے امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر فتوی دیا اوسکو ضعیف کہا لیکن قاضی القضاۃ علامہ بدر الدین
محمود عینی بنایہ شرح ہدایہ مین عجز کی اسطرح تصریح فرماتے ہین کہ کنوین سے اسقدر پانی کھینچنا چاہیے کہ عجز ظاہر ہو اور
جب عجز ظاہر ہوگا تو تکلیف ساقط ہوگی فتاوی ثعلبی مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب دو سو یا تین سو ڈول
کھینچے تو گویا غلبہ ہوا یعنی عجز ظاہر ہوا یہی مختار ہے اور فتاوی تاتارخانیہ مین ہے جس جا سب پانی کھینچنا واجب ہوا تو
اسقدر کھینچین گے کہ غلبہ ہو ینابیع مین اسیکو صحیح لکھا ہے اور فتاوی عتابیہ مین ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب
دو سو یا تین سو ڈول کھینچے تو غلبہ ہوا یہی صحیح ہے اور بضاعت مزجات مین ملا عصام تسطیر فرماتے ہین کہ جب دو شخص
صاحب بصارت کو نپاوے تو قول محمد رحمہ اللہ پر عمل کرے اور دو سو ڈول کھینچے تو کافی ہے واسطے طہارت کے
اور زیادتی دو سو پر اطمینان کے لیے ہے مگر تجاوز تین سو سے وسواس ہے ان سب تحریرون سے دریافت ہوا
کہ تین سو ڈول تک کھینچنے چاہیے یہی عجز ہے اسی پر فتوی ہے **مسئلہ** بعض کتب مین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے
مروی ہے کہ کنوین کا عرض اور عمق بالشت سے ماپ لین گے پھر ضرب دین گے عمق کو عرض مین پھر بحساب ہر بالشت
کے دو ڈول کھینچین گے **مسئلہ** کنوین کی مٹی واسطے حرج کے کھینچنا واجب نہین ہے اسی پر فتوی ہے

چودھوان چشمہ اگر کنوان نجس ہو جاوے تو کس ڈول سے پانی کھینچین اور ہر ڈول پر کھینچنا شرط
ہے یا نہین **مسئلہ** جب کنوین سے چند ڈول پانی کھینچنا واجب ہوا تو کس ڈول سے کھینچین گے جو معتبر ہو

یعنی سہل
زیادہ ہوئی

کتب مین لکھا ہی ڈول وسط سے کھینچین گے یہی معتبر ہی اور فقہا نے ڈول وسط مین اختلاف کیا ہی بعض نے لکھا ہی کہ مراد اوس سے وہ ڈول ہی جو اوس شہر مین مستعمل ہو اور بعض نے لکھا ہی ہر کنوین مین اوسی کنوین کا ڈول معتبر ہی اسواسطے کہ مطلق سے معتاد مراد لیتے ہین اور کتابونمین اسی روایت کو مختار لکھا ہی یہی ظاہر روایت ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ وہ ڈول مراد ہی جسمین ایک صاع پانی آوے اور بعض نے اسکے سوا لکھا ہی بہر حال ہر کنوان دو حال سے خالی نہین ہی اوسکے واسطے ڈول معین ہی یا نہین اگر اسکا ڈول معین ہی تو یہی ڈول معتبر ہی اسی سے پانی کھینچین گے اور اگر ڈول معین نہین ہی تو وہ ڈول لین گے جسمین ایک صاع پانی آوے مسئلہ جسقدر ڈول کھینچنے واجب ہوے اگر اوس حساب سے ایک بڑا ڈول لاکے جسمین بقدر اوسکے پانی آجاے ایک ڈول نکالا کافی ہوگا اور اوس کنوین کی طہارت کا حکم کیا جائیگا یہی ظاہر مذہب ہی مثلاً کسی کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور ایک بڑا ڈول کھینچا جسمین اوس کنوین کے ڈول سے بیس ڈول پانی سماتا ہی تو کافی ہوگا اور حسن بن زیاد رحمہ اللہ کہتے ہین کہ جب تک ڈول مقدرہ نہ کھینچین گے کنوان طاہر نہوگا اس سبب سے کہ تکرار ڈول سے کنوین کے نیچے پانی جاری ہوتا ہی اور اوپر سے کھینچا جاتا ہی تو یہ مثل پانی جاری کے ہوگا اور یہ بات ایک بڑے ڈول مین حاصل نہین ہوتی ہی اور یہی زفر رحمہ اللہ سے منقول ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک بڑے ڈول نکالنے سے مقصود حاصل ہوا یعنی بقدر واجب کھینچا گیا اور اعتبار جریان کا ساقط ہی اسی جہت سے پے در پے ڈول کھینچنا شرط نہین کیا گیا یہانتک کہ اگر ایک ڈول ہر روز کھینچا جائیگا تو جائز ہی اور جو کہ عدم اشتراط توالی پر متفرع ہی وہ یہ ہی کہ اگر ایک روز کچھ ڈول کھینچے بعد اوسکی دوسرے روز کنوین مین پانی زیادہ ہو تو بعض نے کہا سب پانی کھینچا جائیگا اور بعض نے کہا کہ جسقدر پہلے روز باقی رہا تھا یہی صحیح ہی اور بعض کتب مین لکھا ہی کہ اشتراط توالی مین اختلاف ہی مگر مختار عدم اشتراط توالی ہی مسئلہ ایک کنوین سے بیس ڈول کھینچنے واجب ہوے اور وہ دو ڈول روز دس دن مین کھینچے گئے جائز ہی اور کنوان طاہر ہوگا مسئلہ اگر آخر ڈول کنوین کے بیچ مین ہی اور پانی ٹپکتا ہی طاہر نہوگا جب تک وہ ڈول اوپر نہ آوے یہی مختار ہی مسئلہ اگر لڑکے اور بازاری لوگ رسی اور ڈول چھوتی ہین دونون چیزین طاہر ہین جب تک نجاست کا یقین نہو مسئلہ کسی نے بیٹھے ہوے ڈول سے پانی نکالا اور پانی زیادہ نصف ڈول سے اوپر تک پہنچ آیا وہ ڈول مثل ڈول ثابت کے شمار کیا جائیگا مسئلہ جب کنوان طاہر ہوا تو طاہر ہوگا ڈول اور رسی اور چرخ اور گرد کنوین کا اور ہاتھ کھینچنے والیکا اسلیے کہ نجاست ان سب چیزون کی بسبب نجاست کنوین کے تھی تو اب کنوین کے طاہر ہونے سے یہ سب چیزین بھی طاہر ہونگی بیندر ہوان چشمہ اگر کنوین کے نجس پانی سے بے دریافت وضو کیا تو کسوقت سے نماز کا اعادہ کرے مسئلہ کنوین سے پرندہ یا چوہا وغیرہ مردہ نکلا اور

لوگون نے اس کنوین کے پانی سے وضو کیا تھا اگر گرنیکا وقت معلوم ہی تو اوسیوقت سے نماز کا اعادہ کرین اور اگر گرنیکا وقت دریافت نہین ہی تو امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ اگر چوپایا پرندہ وغیرہ پہول یا پہٹ گیا ہی تو تین دن رات کی نماز پہیرین ورنہ ایکدن رات کی نماز کا اعادہ کرین اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جب تک گرنیکے وقت کا یقین نہو نہ پہیرین گے نماز اسی پر فتوی ہی مسئلہ کوئی جانور کنوین مین پہول یا پہٹ گیا ہی تو جو کہانا اس پانی سے تین روز تک پکا ہی نہ کہاسے اور اگر پہولا یا پہٹا نہین تو جو کہانا اوس دن پکا ہی نہ کہاسے اور اسیکو لیا ہی ابحنیفہ رحمہ اللہ نے اور ابی یوسف رحمہ اللہ سے مروی ہی کہ جب سب کنوین کا پانی کہینچنا واجب ہوا تو جو چیز اس پانی سے پکی ہی انسانکو نہ کہلاے اور کتے وغیرہ کو کہلانیکا کچہ مضایقہ نہین اور بعض نے کہا کہ کفار کے ہاتہ بیچ ڈالے اور اوس پانیکو گلی مین چہڑکنے کا کچہ مضایقہ نہین اور چارپایونکو یہ پانی نہ پلاوے اور اگر اس پانی مین آٹا گوندہا ہی تو یہ چارپایونکو کہلا دے مسئلہ صاحبین رحمہما اللہ نے کہا نجاست چاہ کا وقت علم کے حکم کیا جائیگا لوگون پر کچہ نماز کا اعادہ لازم نہین ہی نہ دہونا اوس کپڑے کا جسپر کنوین کا پانی پہونچا قبل علم کے یہی قیاس ہی اسلیے کہ شک سے یقین زایل نہین ہوتا ہی اور ہم یقین کہتے ہین اوسکی طہارت کا زمان گذشتہ مین اور نجاست کا شک ہی اسواسطیکہ احتمال ہی کہ وہ جانور اور کہین مرا ہو پہر ہوا سے کنوین مین گرا ہو یا بعض سفہا یا لڑکون یا بعض جانور نے کنوین مین ڈال دیا ہو جیسا ابی یوسف رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ مین نے دیکہا چیل کو اوسکی چونچ مین چوہا مرا دبا ہی اوسنے کنوین مین ڈالدیا یہ دیکہہ کے ابی یوسف رحمہ اللہ نے اپنے قول سے اس قول کیطرف رجوع کی سولہوان چشمہ جہوٹے کہانے اور پانی کے بیان مین فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ شَرِبَ سُؤْرَ اَخِیْہِ کُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ جو کوئی پیے جہوٹا اپنے بہائیکا لکہی جائین گی اوسکے واسطے دس نیکیان مسئلہ بعض کتب مین لکہا ہی کہ جہوٹا چار قسم پر ہی اول وہ جسکی طہارت پر اتفاق ہی بیکراہت مثل جہوٹے بنی آدم کے مسلم ہو یا کافر چہوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت پاک ہو یا نجس حائض ہو یا جنب اور شراب پینے کیوقت اوسکا جہوٹا نجس ہی لیکن اگر شراب پینے کے بعد اوسنے تین بار اپنی رال گہونٹی ہو تو طاہر ہی ابحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یا جس شخص نے شراب پی پہر تہوڑی دیر کے بعد اپنے ہونٹہ زبان سے چاٹ لیے اور تین بار رال گہونٹی اور پانی پیا تو پانی بچا ہوا طاہر ہی مگر جسکی مونچہین بڑہی ہین وہ اگرچہ بعد ساعت کے بہی پیے جب بہی طاہر نہوگا اسواسطیکہ بڑے بال جو نجس ہو جاتے ہین وہ زبان کے چاٹنے سے پاک نہین ہوتے ہین اور اسیطرح جن جانورونکا گوشت کہانا حلال ہی اونکا جہوٹا بہی طاہر ہی مثل اونٹ اور گاے اور بکری کے دوسری قسم کا جہوٹا نجس وہ جہوٹا درندہ چارپایون کا ہی تیسری قسم کا مکروہ وہ جہوٹا ہی

وغیرہ کا ہی چوتہی قسم کا مشکوک وہ جہوٹا گدہے اور خچر کا ہی اور بعض نے کہا کہ پانچوین قسم کا جہوٹا سور کا ہی
جسکی نجاست پر اتفاق ہی اسکے سوا اور جانورونمین اختلاف ہی اور اسمین اصل یہ ہی کہ جس خیر کا لعاب پاک ہی
اوسکا جہوٹا بہی پاک ہی اور جسکا تہوک نجس ہی اوسکا جہوٹا بہی نجس ہی مسئلہ مکروہ ہی جہوٹا عورت کا مرد کو
اور مرد کا عورت کو اگر اجنبی ہون بسبب تلذذ کے اور استعمال غیر کے تہوک کے اور یہ جائز نہین ہی مسئلہ
پسینا ہر چیز کا معتبر ہی اوسکے جہوٹے سے مسئلہ پسینہ اور تہوک گدہے اور خچر کا اگر تہوڑے پانی مین
گرا فاسد کریگا اگرچہ تہوڑا ہو اور جہوٹا گدہے اور خچر کا مشکوک ہی اور صحیح یہ ہی کہ طاہر ہی اور بعض نے لکہا ہی
کہ اوسکے طہورئیہ مین شک ہی اسی پر جمہور ہین اور اگر جہوٹا گدہیکا پانی مین گرا جائز ہی وضو جب تک اوس پانی پر
غالب ہو مثل پانی مستعمل کے مسئلہ جس شخص نے گدہے کے جہوٹے سے وضو کیا اور کپڑا دہویا پہر
پانی مطلق پایا تو چاہیے کہ پہر کپڑا اور بدن دہووے جو دہو چکا ہی ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اور
محمد رحمہ اللہ کے نزدیک نہ دہووے جو دہو چکا ہی اسلیے کہ جہوٹا گدہے کا طاہر ہی اسی پر فتوی ہی مسئلہ
جہوٹا گہوڑیکا طاہر ہی صاحبین اور ابی حنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک یہی صحیح اور مختار ہی اور کراہت
اوسکے گوشت کی بسبب اظہار شرافت کے ہی اور اسکا پسینا بہی پاک ہی مسئلہ جہوٹا اونٹ اور گاو
مردارخوار کا مکروہ ہی واسطے احتمال نجاست اونکے منہ کے لیکن اگر مقید ہین تو اونکا جہوٹا پاک ہی مسئلہ
اور پسینہ مردارخوار جانورونکا بہی نجس ہی مسئلہ جہوٹا کتے کا نجس ہی اور جس برتن مین اوسنے پانی
پیا تین مرتبہ دہویا جائیگا بسبب حدیث شریف کے کہ فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے یغسل الاناء من
ولوغ الکلب ثلثا دہویا جاوے برتن کتے کے پانی پینے سے تین بار اور بعض روایت مین پانچ
بار اور بعض مین سات بار اگرچہ اوسکی زبان پانی پینے مین برتن مین نہین لگتی ہی پہر جب برتن کی
نجاست کا حکم ہوا تو پانی بطریق اولی نجس ہوگا مسئلہ جہوٹا ہاتہی اور سور اور شیر اور تیندوے اور
بہیڑیے اور بندر اور جسقدر چارپاے درندے ہین نجس ہی اور اسی طرح انکا پسینا بہی نجس ہی
مسئلہ جہوٹا اون جانورونکا جو گہر مین رہتے ہین مثل سانپ اور بلی اور چوہے وغیرہ کے
مکروہ تنزیہی ہی یہی اصح اور مختار ہی اور بعض نے کہا کہ بلی کا جہوٹا طاہر ہی یہ کراہت غنی کے واسطے
ہی اسلیے کہ وہ اسکے بدلنے پر قادر ہی اور فقیر کے حق مین مکروہ نہین ہی واسطے ضرورت کے مسئلہ
بلی نے چوہا کہاکے اوسیوقت پانی پیا نجس ہوگا اور اگر ایک یا دو ساعت کے بعد پیا نجس نہوگا یہی صحیح
ہی مسئلہ بعض نے لکہا ہی کہ جہوٹا جنگلی بلی کا نجس ہی مسئلہ جہوٹا اون جانورونکا جنکا گوشت
کہانا حلال ہی چارپاے ہون یا پرندے طاہر ہی سوا مردارخوار جانورون کے مسئلہ جو مرغ گلیون

پہرتے ہین اونکا جھوٹا مکروہ ہی اور اگر اونکی چونچین نجاست بہری ہی تو پانی نجس ہوگا اور اگر گلیون مین
نہین پہرتے ہین اور نجاست بہی نہین کہاتے ہین تو اونکا جھوٹا طاھر ہی مسئلہ جھوٹا اون
جانورون کا جنہین خون سائل نہین ہی اور پانی مین رہتے ہین یا پانی مین نہین رہتے طاہر ہی مسئلہ
جھوٹا پرندون درندون کا جسطرح باز اور جرہ اور شاہین اور چیل اور مانند انکے مکروہ ہی اور بعض نے
کہا مکروہ تنزیہی ہی اور بعض نے کہا کہ مکروہ تنزیہی بہی نہین ہی یہی صحیح اور مختار ہی اور ابی یوسف رحمہ اللہ سے
مروی ہی کہ اگر یہ جانور مقید ہین اور انکا پالنے والا جانتا ہی کہ انکی چونچین نجاست نہین ہی تو مکروہ نہین ہی
اور اس روایت کو مشائخ نے مستحسن کہا اور اسیطرح وہ پرندے جنکا گوشت نہین کہا یا جاتا ہی اونکا
جھوٹا بہی مکروہ ہی استحسانا مسئلہ پسینا دائم الخمر کا نجس ہی مسئلہ پسینا جنب کا طاہر ہی اگر کنوین یا کپڑے
میں ٹپکا فاسد نہ کریگا اور اسی طرح دودہ بلّی کا ایک قول پر طاہر ہی مسئلہ اسی طرح دودہ عورت کا طاہر ہی
اور اسی طرح دودہ مردہ بکری اور گاو کا اور اگر دودہ عورت میت کا پانی مین گرا نجس کرے گا
مسئلہ آب دہن ہاتہی کا نجس ہی اگر سونڈہ سے کپڑے پر پونہچا نجس کرے گا مسئلہ جو پانی
کہ زندہ کے منہ سے نکلتا ہی طاہر ہی اور جو میت کے منہ سے نکلتا ہی نجس ہی اور جو پانی کہ سوتیکے منہ سے نکلا
یا پیٹ سے آکے منہ سے نکلا طاہر ہی اسواسطے کہ جو پانی منہ سے نکلتا ہی وہ بلغم سے پیدا ہوتا ہی طاہر ہوگا جسطرح
ہو ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے نزدیک اسی پر فتوی ہی ستر ہوان چشمہ پانی مستعمل کے بیان مین مسئلہ
پانی مستعمل ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اوسے کہتے ہین جس سے زائل کیا جاوے حدث یا قصد کیا جاوے
تقرب کا اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل ہوتا ہی قصد تقرب سے نہ سقوط فرض سے اگر حدث زائل کیا جاوے اور نہ قصد
کیا جاوے تقرب کا تو پانی مستعمل نہ ہوگا بلا خلاف اگر محدث یا جنب یا حائض غسل کرے نہ واسطے تقرب کے نہ واسطے
نماز کے تو پانی مستعمل ہوگا شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل نہوگا اور اگر غیر حائض اور
غیر محدث اور غیر جنب نے وضو کیا نہ واسطے تقرب کے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ لڑکے نے وضو کیا تو مستعمل
ہونے مین متاخرین نے اختلاف کیا لیکن مختار یہ ہی کہ اگر لڑکا عاقل ہی تو پانی مستعمل ہوگا ورنہ نہین اسی طرح اگر
لڑکیکو وضو کرنا سکہایا اور فقط قصد تعلیم کا ہی تو پانی اس وضو کا مستعمل نہوگا مسئلہ جسطرح پانی مستعمل ہوتا ہی
وضو کرنے سے اور غسل جنابت سے اسی طرح مستعمل ہوتا ہی غسل احرام اور اسلام سے اور وضو پر وضو کے اور
غسل نماز جمعہ اور نماز عیدین اور عرفہ کی رات اور لیلۃ القدر سے اسی طرح اگر عورت نے غسل کیا حیض یا نفاس کا
یا غسل دیا میت کو پہر غسل کیا ان سب صورتون مین پانی مستعمل ہوگا واسطے قائم کرنے قربت کے مسئلہ
مستعمل پانی کی تین قسمین ہین ایک مستعمل نجس ہی یہ نجاست خفیفہ بالاتفاق مثل استنجے پانیکے اور غسالہ کپڑے

نجس کہے اور دوسرے مستعمل طاہر اور طہور ہی بالاتفاق مثل غسالہ جوب اور بقول اور کپڑے طاہر کہے اور تیسرے مستعمل مین
ائمہ کے اقوال مین وہی وہ پانی ہی کہ مستعمل ہوتا ہی نجاسات حکمیہ مین مثل وضو اور غسل کے ابی حنیفہ رحمہ اللہ نے
کہا ہی کہ یہ نجس ہی نجاست غلیظہ اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہی نجاست خفیفہ اور محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر غیر طہور ہی اسی پر فتوی ہی مسئلہ ہمارے اصحاب نے اتفاق کیا روایات ظاہرہ مین اسبات پر کہ
مستعمل پانی بدن مین طہور نہین باقی رہتا ہی اور اختلاف کیا اوسکی طہارت مین اور جس سبب سے وہ مستعمل ہوتا ہی
اور کسوقت وہ پانی مستعمل کہلاتا ہی جب واسطے سقوط فرض کے نیت نکی ہو یا قصد ٹھنڈک یا ڈول نکالنیکا کنوین
سے نکیا ہو تو ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ نے کہا مستعمل ہوتا ہی اور محمد رحمہ اللہ نے کہا مشہور روایت مین
کہ مستعمل نہین ہوتا ہی اور بالاتفاق مستعمل اس سبب سے ہوتا ہی کہ واسطے طہارت کے استعمال کیا ہو اور ثبوت حکم
استعمال مین اتفاق اسبات پر کیا کہ جب تک عضو پر ہی حکم استعمال کا ندیا جائیگا اور بعد زوال کے عضو سے اختلاف ہی
بعض نے کہا کہ مستعمل ہوگا اگرچہ ہوا مین ہو اس دلیل سے کہ اگر محدث نے اپنے دونون بازو دہوئے اور کسی نے
اوسکے نیچے اپنے ہاتھ اوسی پانی سے دہوئے نہین جائز ہی یہ مروی ہی ہمارے اصحاب رحمہم اللہ سے اور اسیطرح
اگر محدث نے اپنے کسی عضو کو دہویا اور قبل مجتمع ہونے اس پانیکے کسی جگہ اوس سے دوسرا عضو دہویا جائز نہین
ہی مگر ابی مطیع بلخی رحمہ اللہ کے قول پر اور بعض نے کہا مستعمل وسوقت ہوگا کہ کسی جگہ ٹھہرے اور تحرک موقوف
ہو جائے اور طہارت پانی مستعمل مین اختلاف ہی شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک مشہور قول پر نجس ہی اور امام محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر ہی پس اگر مستعمل پانی استنجے کا کپڑے پر بقدر درہم پہونچا تو اس سے ہمارے نزدیک نماز جائز نہین
اگر استنجے کا نہین ہی تو ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ پر نماز کو منع نکریگا جبتک فاحش نہو اور
فاحش ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اوسے کہتے ہین جسے دیکھنے والا فاحش کہے اور بعض نے کہا کہ جو
چوتہائی کپڑے بہر ہو تو کثیر ہی اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بالشت بہر چوڑا اور ایک بالشت لنبا ہو
تو کثیر ہی اور روایت محمد کی ابی یوسف رحمہما اللہ سے ہی کہ مقدر کیا گیا چوتہائی بعض نے اسکے مراد لی چوتہائی
آستین اور دامن کی نہ چوتہائی سب کپڑے کی مسئلہ کنوین مین مستعمل پانی گرا ایک روایت ابی حنیفہ رحمہ اللہ
سے ہی کہ اگر غسالہ جنابت کا ہی تو سو ڈول کہینچے جائین گے کہ پاک ہو اور اگر وضو کا پانی ہی تو چالیس ڈول
کہینچے جائین گے اور صحیح یہ ہی کہ جب تک کنوین کے پانی پر مستعمل پانی غالب ہو فاسد کریگا مسئلہ پانی
مکروہ کنوین مین گرا حسن زیاد نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہی کہ چند ڈول کہینچین گے اور مختار
خواجہ امام فخر رحمہ اللہ کے نزدیک یہ ہی کہ دس ڈول کہینچین گے پاک ہوگا مسئلہ پانی مشکوک کنوین مین
گرا حسن زیاد رحمہ اللہ نے ابی حنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہی کہ چند ڈول کہینچین گے نہ اسلوسطے کہ نجس ہی

بلکہ اسلیے کہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو مسئلہ ایک شخص جنب نے کنوین سے ڈول کھینچکے پانی اپنے سر پر
ڈالا پھر دوسرا ڈول کنوین مین ڈالا اور اسکے بدن سے کنوین مین قطرے پانیکے ٹپکے اسکا کچھ اعتبار
نہین اگرچہ پانی مستعمل ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نجس ہی لیکن اسوقت گویا کہ حکم نجاست کا ساقط
ہوا اسواسطیکہ اس سے بچنا غیر ممکن ہی مسئلہ جنب نے غسل کیا ایک کنوین مین پھر دوسرے مین پھر تیسرے مین
اسی طرح دس کنودن مین یا زیادہ ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہی سب کنوین نجس ہونگے اور محمد رحمہ اللہ
نے کہا کہ تیسرے کنوین سے یہ شخص طاہر نکلیگا پھر دیکھین گے اگر اسکے بدن پر عین نجاست ہی سب کنوین
نجس ہونگے اور اگر اوسکے بدن پر عین نجاست نہین ہی تو سب کنوون کا پانی مستعمل ہوگا پھر تیسرے
کنوین سے غسل کے بعد اگر اسکی نیت غسل کی ہی تو پانی مستعمل ہوگا اور اگر اسکی نیت غسل کی نہین ہی تو
مستعمل نہوگا مسئلہ اپنے سر کے بال مڈانیکو دہوسے اور باوضو ہی تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ عورت
نے کسی کے بال اپنے بالون مین وصل کیے اور جو بال وصل کیے ہین وہ دہوئے تو پانی مستعمل نہوگا اور
اگر اپنے بال دہوے تو مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے ایک پیر کو دوسرے پیر پر رکھکے
غسل کیا نیچے کا پیر اوپر کے پانی سے پاک ہوگا بخلاف وضو کے مسئلہ کسی نے اپنا ہاتھ
کہانے کے پہلے یا بعد دہویا پانی مستعمل ہوگا مسئلہ جنب نے کلی کی نیت سے
منہ مین پانی نہین لیا تو مستعمل نہوگا محمد رحمہ اللہ کے قول پر اور اسی طرح اگر اپنے
منہ مین پانی لیا اور اوس سے اپنے اعضا دہوئے یا برتن مین بھر دیا تو طاہر اور
طہور ہی اور ابی یوسف رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ وہ طہور باقی نہ رہے گا یہی صحیح ہی مسئلہ
محدث نے اپنا سر برتن مین مسح کے واسطے ڈالا تو پانی مستعمل نہوگا ابی یوسف رحمہ اللہ کے
قول پر اسواسطیکہ پانی اوس چیز سے نجس ہوتا ہی جس سے غسل کیا جاوے اور ارادہ کیا جاوے غسل کا
لیکن جس چیز سے مسح کیا جاتا ہی وہ مستعمل نہین ہوتا ہی اگرچہ اوس سے مسح کا ارادہ کیا ہو اور محمد رحمہ اللہ
نے کہا کہ اگر محدث کے دونون بازوون پر جبائر ہون دونون کو پانی مین ڈبویا یا اپنے سر کو برتن مین
ڈبویا جائز نہین اور پانی مستعمل ہوگا مسئلہ غسالہ برتن مین گرا اگر تھوڑا ہی فاسد نہ کریگا اور تھوڑا
اوسے کہتے ہین کہ ظاہر نہو جس مقام پر پانی مین قطرہ گرا ہی مثل شبنم کے اور اگر ظاہر ہی اور دیکھا تو وہ بہت
ہی مسئلہ بعد وضو اور غسل کے کچھ مضائقہ نہین کہ اپنا جسم رومال سے پونچھے اور مروی ہی کہ بیشک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کیا ہی یہی صحیح ہی اور بعض نے کہا کہ مکروہ ہی اور بعض نے کہا
کہ وضو کرنیوالیکو مکروہ ہی بغسل کرنیوالیکو مسئلہ ایک شخص نے جنابت کا غسل کیا اور اوس سے کچھ برتن مین پانی

ٹپکا یہ برتن کا پانی فاسد نہوگا اسواسطے کہ اسکا امتناع نہین ہوسکتا ہے اگر ہم کہین کہ یہ پانی نجس ہوتا ہے
تو لوگون پر کام تنگ ہوجاوے اور حقتعالی فرماتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ
اللہ چاہتا ہے تم پر آسانی اور نہین چاہتا تم پر تنگی اور فرمایا حق جل شانہ نے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ
فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہین کی تم پر دین مین تنگی اور فرمایا حق سبحانہ نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا
نہین تکلیف دیتا اللہ مگر اوسکی وسعت کے موافق مسئلہ غسالہ میت کا اگر غسل دینے والے کے
کپڑے پر اسقدر پہونچا کہ اوس سے بچنا ممکن نہین ہے تو معاف ہے مسئلہ غسالہ میت کا نجس ہے اور محمد رحمہ اللہ
نے اسکو مطلق چھوڑا اسواسطے کہ وہ کہتے ہین کہ میت اکثر نجاست سے خالی نہین رہتا ہے اور اصح یہ ہے کہ
جب میت کے بدن پر نجاست نہوگی پانی مستعمل ہوگا نجس نہوگا مسئلہ وہ کپڑا جس سے میت کا
جسم پوچھا جاتا ہے طاہر ہے جسطرح زندہ اپنے جسم کو بعد غسل کے پوچھے مسئلہ کسی نے سوا اعضا
وضو کے اور اعضا اپنے دہوئے جسطرح پہلو اور ران اصح یہ ہے کہ پانی مستعمل نہوگا بخلاف اعضای وضو
مسئلہ مستعمل پانی پینا مکروہ ہے مسئلہ وضو کیا طاہر نے میل یا خمیر یا مٹی دہونیکو یا غسل کیا
طاہر نے ٹھنڈک کے واسطے تو پانی مستعمل نہوگا مسئلہ جنب یا محدث نے برتن مین ہاتھ ڈالا پانی
نکالنے کو مستعمل نہوگا بلا خلاف واسطے ضرورت کے اسلیے کہ انسان اگر چھوٹا برتن ڈبونیکو نہین پاتا ہے
اور ممکن نہین کہ بڑے برتن سے پانی اونڈیلے تو مضطرب ہوتا ہے کہ کیا چیز ڈبو وے تو اوسوقت ہاتھ
قائم مقام چھوٹے برتن کے ہے مسئلہ کپڑے پاک کو یا جس چارپائے کا گوشت کھایا جاتا ہے دہویا
پانی مستعمل نہوگا اسی طرح اگر بدن یا سے مٹی دہوئے مسئلہ گلاب سے وضو کیا تو مستعمل نہوگا بلا خلاف
مسئلہ مستعمل پانی پانی خالص مین گرا بعض نے کہا اوس سے وضو نہین جائز ہے اگرچہ تھوڑا ہوا اور بعض نے
کہا جائز ہے یہی صحیح ہے مسئلہ ہتیلی دہونیکو پانی مین ڈالی نجس ہوگا اور بعض نے لکہا کہ یہ قول ابی یوسف
رحمہ اللہ کا ہے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے اسی پر فتوی ہے مسئلہ اپنے اعضا کو رومال سے پوچھا
وہ بھیگ گیا یہان تک کثیر ہوگیا یا کپڑے پر اعضا سے پانی ٹپکا اور کثیر ہوا اس سے نماز جائز ہے اسواسطے کہ
مستعمل پانی محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہے یہی مختار ہے اور شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نجس ہے لیکن
اعتبار نجاست کا واسطے ضرورت کے اس جگہ ساقط ہے اٹھارہوان چشمہ پانی فواکہات اور بقول
وغیرہ کے حکم مین مسئلہ نہین جائز ہے وضو تربوز اور ککڑی اور کھیرے اور فواکہ کے پانی سے کہ اونکو
نرم کرکے نچوڑین اور بعض نے آب فواکہ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ سیب وغیرہ کو نرم کرکے پانی مین پکائین پہر
نچوڑین غرض جواز دونون صورتون مین نہین کہ آب مطلق نہین ہے اور نہ اوس پانی سے جو بیع مین تاک

انگور سے بہتا ہی اسی طرح ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی رحمہ اللہ نے اور نہ گلاب سے اور نہ زعفران اور صابون کے
پانی سے جب پانیکا نام اور رقت جاتی رہے اور گاڑہا ہو جاے اور اگر رقت اور لطافت اور نام پانیکا
باقی ہی تو وضو جائز ہی مسئلہ جس چیز سے صفائی مقصود ہوتی ہی اگر پانی مین پڑے اوس پانی سے
وضو جائز ہی اگرچہ متغیر ہو مسئلہ بیری کی پتی وغیرہ پانی مین پکائی اور رنگ متغیر ہو گیا لیکن رقت باقی
ہی وضو جائز ہی اور اگر گاڑہا ہو گیا تو جائز نہین مسئلہ جائز نہین وضو انگور تر کے پانی سے اور نبیذ
انگور خشک سے یہی صحیح ہی مسئلہ غسل اور وضو جائز نہین ہی نبیذ خرمے سے ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے
نزدیک یہی صحیح ہی مسئلہ کسی اشربی اور غیر اشربی سے مثل سکر اور شوربے کے وضو جائز نہین ہی
مگر نبیذ خرمے سے وضو جائز ہی جب پانی مطلق نہو اول قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ پر اور پایا جانا اس پانیکا
تیمم کو منع کرتا ہی اور نبیذ خرما اوسے کہتے ہین کہ چھوارے پانی مین ڈالین اوس پانی مین اوسکی شیرینی
آجاے اور گاڑہا یا نشیلا نہوا اگر نشیلا ہو گیا تو اوسکا پینا حلال نہین ہی اور اوس سے وضو بھی جائز نہین ہی
اگر اوسے تھوڑا پکایا تو صحیح یہ ہی کہ اوس سے وضو جائز نہین ہی قول ابی یوسف رحمہ اللہ پر تیمم کرے وضو نکرے
اس سے دوسرا قول ابی حنیفہ رحمہ اللہ پر اور قول محمد رحمہ اللہ پر جمع کرے وضو اور تیمم کو اگر اوسکے ساتہ گدہے کا
جھوٹا اور نبیذ خرما ہی تو گدہے کے جھوٹے سے وضو کرے اور تیمم کرے اور نبیذ خرمے کیطرف التفات نکرے
اسواسطے کہ گدہے کا جھوٹا اصل مین طہور ہی اب گدہے کے پینے سے مشکوک ہوا اور نبیذ تمر اصل مین طہور
نہین ہی مسئلہ نمک کے پانی سے وضو جائز نہین ہی مسئلہ پانی مطلق متغیر ہوا مٹی یا خاک
یا گچ یا نوری یا دیر تک ٹھہرنے سے وضو جائز ہی مسئلہ جس پانی مین خاک ملی ہی اور بہتا ہی وضو کیا
لیکن پانی غالب اور رقیق ہی شیرین ہو یا کہاری جائز ہی اور اگر گاڑہا ہی تو وضو جائز نہین ہی مسئلہ
چنا اور باقلا پانی مین ڈالا اور متغیر ہوا رنگ اور مزا اور بو اگر رقت باقی ہی تو وضو جائز ہی اسواسطے کہ پانی کا نام
اور غلبہ باقی ہی مسئلہ معتبر صورتون مذکورہ مین باقی رہنا رقت کا ہی اگر چنا اور باقلا وغیرہ پکایا گیا
اور پانی رقت پر باقی ہی تو وضو جائز ہی ورنہ نہین مسئلہ پانی مین روٹی بہگودی اور رقت باقی ہی
تو وضو جائز ہی اور اگر گاڑہا ہو گیا تو وضو جائز نہین ہی مسئلہ سیکری پانی مین ڈالی اور وہ سیاہ
ہو گیا مگر رقت باقی ہی تو وضو جائز ہی مسئلہ برف پانی مین ڈالی وہ گاڑہا ہو گیا اوس سے وضو جائز
نہین کہ وہ بمنزلہ جمی ہوئی برف کے ہی اور اگر گاڑہا نہین ہی تو وضو جائز ہی مسئلہ جو چیز پانی مین
ملی سوا پانی فواکہات کے اور پانی پر غالب ہوئی تو اوسکا حکم اوسی چیز کا حکم ہی نہ حکم پانیکا اوس سے
بھی وضو جائز نہین اور اگر پانی غالب ہی تو اوسکا حکم حکم پانیکا ہی اوس سے وضو جائز ہی مثل دودہ اور سرکے

اور شیرے کے اگر پانی غالب ہوگا تو وضو جائز ہی اور اگر غلبہ دودہ اور سرکہ اور شیرہ کو ہی تو وضو جائز نہیں ہی مسئلہ
پانیمیں درختون کی پتیان گرین اور رنگ اور بو اور مزا متغیر ہوگیا وضو جائز ہی عامہ مشائخ حنفیہ کے نزدیک مسئلہ
ان سب صورتونمین اعتبار غلبے کا ہی اوسکی تین صورتین ہین پہلی اعتبار رنگ کے غلبے کا پہر مزے کا پہر اجزا کے
اگر ایک چیز کا رنگ مخالف ہی پانیکے رنگ کے مثل دودہ اور شیرے اور سرکے اور زعفران وغیرہ کے تو اعتبار
رنگ کا ہی اگر پانیکا رنگ غالب ہی تو وضو جائز ہی ورنہ نہین اور اگر اوس چیز کا رنگ پانیکے رنگ کے موافق ہی مثل
پانی تربوز وغیرہ کے تو اعتبار مزیکا ہی اگر پانیکا مزا غالب ہی تو وضو جائز ہی ورنہ نہین مثل پانی انگور وغیرہ کے
اگر کوئی چیز ایسی ہی کہ اوسکا مزا پانیمین ظاہر نہین ہوتا ہی تو اعتبار کثرت اجزا کا ہی یہ سب صورتین محمد رحمہ اللہ کے
نزدیک معتبر ہین اور ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک غلبہ اجزا کا معتبر ہی نہ رنگ کا یہی صحیح ہی اگر اجزا پانی مطلق
کے غالب ہین تو وضو جائز ہی اور اگر مغلوب یا برابر ہین تو وضو جائز نہین ہی اسی پر فتوی ہی مسئلہ پانی
خالص پکایا گیا اور متغیر ہوگیا اوس سے وضو جائز ہی مسئلہ جو پانی دہوپ سے گرم ہوا اوس سے وضو کا کچہ مضائقہ
نہین حنفیہ کے نزدیک اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ مکروہ ہی طب کے رو سے اور بعض نے لکہا کہ جو پانی
دہوپ سے گرم ہوا ہی اوس سے وضو مکروہ ہی واسطے قول علیہ السلام کے کہ فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
جسوقت پانی دہوپ سے گرم ہوگیا لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَاءُ فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ نکر تو ایسا ای حمیرا کہ وہ برص پیدا کرتا ہی
اور اسیطرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی مسئلہ جو پانی کہ آگ پر گرم ہوا ہی اوس سے طہارت مکروہ نہین ہی مسئلہ
جو پانی کہ نجاسات سے گرم کیا جاتا ہی اوس سے وضو مکروہ نہین ہی مسئلہ کنوین کا پانی اور دریا کا اور نہر کا جو دہوپ سے
گرم ہوجاتا ہی اس سے وضو مکروہ نہین ہی اونتیسوان چشمہ برتنون کے پانی کے حکم مین مسئلہ اگر کنوین کا
پانی کہینچکے برتن مین رکہا بعد تہوڑی دیر کے برتن مین چوہا مرا پایا برتن نجس ہی کنوان طاہر ہی اسواسطیکہ احتمال
اسکا ہی کہ کنوین سے نہ نکلا ہو برتن مین گرا ہو مسئلہ ایک برتن مٹکے سے پانی نکالنے کو رکہدیا اور کہا
اس سے پیو اور وضو کرو جب تک یقین نہو کہ اسمین نجاست ہی وضو کرے مسئلہ مٹکا پانی سے بہر رکہا ہی
اوس سے پانی رستا ہی یا ایسا ٹوٹا ہی کہ قطرہ قطرہ پانی ٹپکتا ہی اوسجگہ کتے نے اپنا منہ لگا یا مٹکے کا پانی
طاہر ہی مٹکا تین بار دہوڈالے طاہر ہوگا مسئلہ انسانکو اپنے وضو کے واسطے برتن خاص کرنا مکروہ
ہی مسئلہ لڑکے نے اپنا ہاتہ یا پیر برتن مین ڈالدیا اگر جانا کہ اسکا ہاتہ یقینی نجس ہی تو وضو جائز نہین
اور اگر جانا کہ اسکا ہاتہ یقینی طاہر ہی تو وضو جائز ہی اور اگر نہین جانتا کہ اسکا ہاتہ پاپیر نجس ہی یا طاہر تو مستحب
ہی کہ اور پانی سے وضو کرے اسلیے کہ لڑکا اکثر نجاست سے عادتاً خالی نہین رہتا ہی اور اگر وضو کرلیا تو جائز ہی
اور اگر لڑکے کے ساتہ کوئی محافظ ہی تو پانی طاہر اور طہور ہی مسئلہ ایک شخص پانی لایا اگر مسلمان

عادل نے کہا کہ یہ نجس ہے اس پانی سے وضو نہین جائز ہے ورنہ جائز ہے اگر ایک شخص نے پانی کی
طہارت کی دوسرے نے نجاست کی خبر دی اگر دونون عادل ہین تو ظن غالب پر عمل کرے چاہیے
دونون آزاد ہون یا ایک آزاد اور دوسرا غلام اگر دو غلام نے نجاست کی اور ایک آزاد نے طہارت
کی خبر دی تو لائق نہین کہ وضو کرے اگر دو آزاد ثقہ نے طہارت کی اور دو غلام ثقہ نے نجاست کی
خبر دی تو آزاد کا قول اختیار کرے اور اگر خبر دی لڑکے یا معتوہ یا کافر نے نجاست کی اور ظن غالب اونکے
صدق کا ہے تو اس پانیکو پھینکدے اور اور پانی سے وضو کرے اگر پاوے اور اگر اور پانی نہ پاوے تو
تیمم کرے اور اگر ظن غالب اونکے کذب کا ہے تو اوسی پانی سے وضو کرے اگر دونون صورتون مین یعنی
صدق اور کذب مین وضو کریگا کافی ہے مسئلہ مٹکے کے پانی سے وضو کیا اور اوسکی نجاست کا یقین نہین
ہے تو وضو جائز ہے مسئلہ جو پانی سے بہا گا اور پانی کے کاسے پر گذرا شمس الائمہ حلوائی نے کہا ہے کہ اگر
بلی نے زخمی کر دیا ہے تو کاسا نجس ہے ورنہ نہین مسئلہ خشکی کا سانپ برتن مین مرگیا اگر اوسکے خون
سائل ہے تو پانیکو فاسد کریگا یہ ابی یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے لیکن ابی حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
نجس کریگا مسئلہ مٹکے مین موزے یا جوتیکا ٹکڑا اگر نجس کریگا جبتک اوسکی نجاست کا یقین نہو
مسئلہ ایک شخص کے یہان تین مٹکے ہین ایک مین گھی دوسرے مین شیرا تیسرے مین سرکا اوس شخص نے
ہر ایک سے ہر چیز نکالکے طشت مین رکھی پھر اوسمین چوہا مرا پایا تو اوسکے دریافت کی یہ صورت ہے کہ اوس
چوہے کا پیٹ چاک کرین گے اگر اوسکے پیٹ سے گھی نکلا تو گھی کا مٹکا نجس ہے اگر سرکا نکلا تو سرکیکا مٹکا
نجس ہے اگر شیرا نکلا تو شیریکا مٹکا نجس ہے اگر کچھ نہ نکلا تو بلی کے آگے رکھین گے اگر بلی نے اوس چوہیکو کھایا تو
گھی اور شیریکا مٹکا نجس ہے اور اگر نہ کھایا تو سرکیکا مٹکا نجس ہے اسواسطے کہ بلی گھی اور شیریکو کھاتی ہے اور
سرکیکو نہین کھاتی ہے مسئلہ چوہا جمے ہوئے گھی مین گر کے مرگیا تو چوہا اور اوسکے گرد کا گھی نکالڈالین
گے پاک ہوگا اگر پگھلے ہوئے گھی مین نجاست پہونچی یا چوہا مرگیا چوہا نکالڈالین گے اور اوسکو چراغ وغیرہ
مین جلا ڈالین گے اور بعض نے لکھا ہے کہ اوسکو اسطرح پاک کرین گے کہ اوس گھیکو ایک برتن مین
رکھکے اسقدر پانی ڈالین گے کہ گھی پانیکے اوپر آجاوے پھر پانی پھینکدین گے اسی طرح تین مرتبہ ہونے سے
گھی پاک ہوگا مسئلہ شیرے مین چوہا مرگیا چوہیکو نکالڈالین گے اور اوس شیریکو ایک برتن مین
رکھکے پانی ڈالکے اسقدر پکاوین گے کہ سب پانی جلجاوے جسقدر شیرا تھا رہجاوے اسی طرح تین مرتبہ
پکاوین گے پاک ہوگا مسئلہ شہد نجس ہوگیا تو اسی طرح تین بار پانی ڈالکے پکاوین گے پاک ہوگا
چاہیے اوسمین نجاست ذی جرم ہو یا نہین یا رنگ آگیا ہو یا نہ آیا ہو مسئلہ جو پانی کہ سہیلون پر

رکھا رہتا ہی اوس سے وضو کرنا مکروہ ہی اسواسطے کہ پینے کو رکھا ہی نہ وضو کرنیکو مسئلہ جنگل مین سقّا پانی کا رکھا ہی
جائز ہی کہ تیمم کرے اور اوس سے وضو نکرے اسلیے کہ وضو کیواسطے نہین رکھا ہی بلکہ پینے کو رکھا ہی اور یہ رکھنا
اس لغو علی اباحت پر دال ہی تو اوسکا استعمال غیر مین نکرے ہان جب بہت پانی ہو تو دلالت کرتا ہی کہ پینے
اور وضو دونون کے لیے رکھا ہی تو وہین بیٹھکے وضو کرے اور وضو کیواسطے یہ پانی بہر نہ لیجاے
پینے کو بہر لیجاے مسئلہ پانی مغصوب سے وضو کیا جائز ہی اور مکروہ مسئلہ پانی پینے کو مسجد یا راہ مین
رکھا ہی اوس سے وضو کرے مسئلہ بلّی نے برتن یا کپڑے پر پیشاب کردیا نجس کریگا اسیطرح چوہیکا پیشاب اور ابو جعفر
رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ برتن کو نجس کریگا نہ کپڑے کو اور پیشاب اور بیٹ چمگادڑ کی نجس نہین کرتی ہی
مسئلہ نئی صراحی مین شراب رکھی پھر اوسکو خالی کیا جبتک اوسمین رنگ یا بو یا مزا باقی ہی بالاجماع وہ صراحی
نجس ہی اور اگر بو اور مزا اور رنگ جاتا رہا تو تین بار دہوئین گے ابی یوسف اور ابحنیفہ رحمہما اللہ کے
قول پر پاک ہوگی اور محمد رحمہ اللہ کے قول پر پاک نہوگی مسئلہ انجورین پانی پیکے شراب رکھی پھر خالی
کیا جبتک بو اور مزا اور رنگ باقی ہی بالاجماع نجس ہی اور اگر یہ سب جاتا رہا تو دہونے سے بالاتفاق پاک ہی
مسئلہ حاکم شہید نے ابی یوسف رحمہ اللہ سے ذکر کیا ہی کہ تہوک یا بلغم یا رینٹ اگر وضو کرنیوالے کے
برتن مین گرے وضو جائز ہی اور مکروہ مسئلہ بلّی نے کسی برتن مین کہایا اور اوسکے منہ سے اوس مین
کچہ گرا تو اوسکا کہانا مکروہ ہی مسئلہ مٹکے مین بلی گری اور اوسیوقت زندہ نکلی اور کسی نے اس پانی سے
وضو کیا جائز ہی مسئلہ درندہ وحوش پانی پر گذرا اور یقین ہوا کہ اوسنے پانی پیا تو نجس ہی ورنہ پاک ہی
بیسوان چشمہ حمام کے حوض کے حکم مین مسئلہ حمام مین جانا مشروع ہی مرد اور عورت سب کے
واسطے اور بعض نے اسکے خلاف کہا ہی اور مروی ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حمام مین تشریف لیگئے
اور صفائی لی اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمص کے حمام مین داخل ہوے لیکن حمام مین
اوسوقت جانا مباح ہی جب کوئی شخص اوسمین ننگا نہو مسئلہ حمام کے حوض کا پانی اوسکے نزدیک
طاہر ہی جبتک یقین نہو کہ اسمین نجاست گری مسئلہ کسی نے اپنا ہاتہ نجس حوض مین ڈالا اگر حوض کا پانی ٹہرا ہی
کہ نہ اوسمین منبع سے پانی آتا ہی نہ لوگ اپنے کاسے ڈبوتے ہین نجس ہوگا حوض کا پانی اور اگر لوگ اپنے
کاسے ڈبوتے ہین لیکن منبع سے پانی نہین آتا ہی یا منبع سے پانی آتا ہی اور لوگ اپنے کاسے نہین ڈبوتے
ہین اسمین اختلاف ہی اکثر اسطرف ہین کہ حوض کا پانی نجس ہی اسپر فتوی ہی اور اگر لوگ اپنے کاسے پیہم ڈبوتے
ہین اور منبع سے بہی پانی آتا ہی اسمین بہی اختلاف ہی لیکن اکثر اسطرف ہین کہ نجس نہین ہی اسی پر
فتوی ہی مسئلہ جو شخص کہ حمام مین گیا اوسکو چاہیے کہ اتنا ٹہرے کہ اچھی طرح نہالے اور پانی بہا

بے اسراف مسئلہ حمام کا حوض نجس ہوا اور اوسمین پانی داخل ہوا طاہر نہوگا جبتک نکلجاے
جسقدر اوسمین پانی ہی تین بار اور بعض نے کہا کہ جسقدر پانی ہی اگر ایک بار نکلگیا طاہر ہوگا واسطے غلبہ پانی
جاری کے اور اول احوط ہی مسئلہ حمام کا حوض نجس ہوگیا اوسمین سے کسی نے اپنے کاسے مین پانی
لیکے منہہ کے نیچے رکھدیا منہہ کا پانی داخل ہوا اور کاسیکا پانی بہا اگر اوس سے وضو کیا جائز نہین ہی اور بعض
متاخرین نے کہا ہی کہ جسقدر پانی کاسے مین ہی اگر اوس سے زیادہ نکلگیا وضو جائز ہی یہ بات اوسوقت
ہی جب منہہ سے کچہ پانی نکلا اور جاری ہوا اور اوسمین کوئی اثر آثار ثلثہ مذکورہ سے باقی نرہا اور اگر کوئی
اثر آثار مذکورہ یعنی مزے یا رنگ یا بو سی باقی رہا طاہر نہوگا اگرچہ بہت نکلگیا ہو مسئلہ ایک شخص حمام
مین گیا اور غسل کیا اور باہر نکلا بے پیر دہوے کچہ مضائقہ نہین واسطے ضرورت کے اور نماز جائز ہی
اسی پر فتوی ہی اور بعض کتاب مین دوسری روایت ہی کہ لازم ہی اوسکو دونون پیر دہونا ہر حال مین جبتک
یقین نہو کہ اوسمین جنب ہی یا نہین مسئلہ کسی نے حمام مین پیشاب کیا پہر اوسمین وضو کیا اسمین اختلاف
ہی لیکن ظہیر الدین رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ اگر اسقدر پانی زمین پر گرا کہ قلب مطمئن ہوا کہ پیشاب بہگیا تو طاہر
ہی مسئلہ جاے طہارت مین پیشاب کرنا مکروہ ہی اور سبب مفلسی کا ہوتا ہی مسئلہ جو پانی کہ حمام کی
زمین پر بہتا ہی اصح روایت ابحنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ مین ہی کہ یہ پانی طاہر ہی جبتک یقین نہو کہ
اسمین جنب ہی خاتمہ مسائل متفرقہ کے بیان مین مسئلہ بخارات جو حمام کی دیوار اور چہت سے
بسبب آگ گرم ہونیکے ٹپکتے ہین اگر کپڑے پر ٹپکے تو نجس کرین گے بعض کے نزدیک اور مختار یہ ہی کہ نجس کرین
گے اگرچہ ناپاکی جلائی گئی ہو یا اصطبل مین لید وغیرہ جلائی گئی اور اوسکی چہت مین برتن لگا ہی اس آگ
جلانے سے اوسمین سے قطرہ بخارات کے ٹپکنے لگے قیاسًا نجس ہین اور استحسانًا نجس نہین ہین اور اصل
اسمین یہ ہی کہ اگر کسی جگہ نجاست جلائی جاے اور اوس مکان اور دیوار وغیرہ سے بسبب اسکی گرمی کے
بخارات ٹپکے اگر اسمین اثر نجاست کا ہی نجس کرین گے ورنہ نہین مسئلہ بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی مین
گرا اور مرغی کا بیضہ نکلتے ہی پانی یا شوربے مین گرا فاسد کریگا مسئلہ دودہ گدہی کا پانیکو فاسد کریگا کیونکہ
فاسد کریگا جبتک بہت ہو مسئلہ ہڈی اور پشم اور بال اور پٹہا اور سینگ اور سم اور کہر اور چمڑا
خشک اور گوشت مردے کے چمڑیکا خشک اور ہاتہی دانت جب یہ سب چیزین خشک ہوں اور اسمین
چربی نہو اگر پانی مین گرین فاسد کرین گے اور ان سے نفع لینا مباح ہی ابحنیفہ اور ابی یوسف رحمہما اللہ
کے قول پر مسئلہ سور کے بال اگر پانی مین گرے فاسد کرین گے اسلیے کہ نجس العین ہی اسی طرح سور کے
سب اجزا نجس ہین مسئلہ نافہ مشک کا طاہر ہی بالاتفاق مسئلہ چربی درندون وحوش کی بعد

ذبح کے اگر پانیمین گری ابوجعفر رحمہ اللہ نے کہا ہی پانیکو فاسد کریگی یہی مختار ہی **مسئلہ** کتے نے انسان کا
جسم یا کپڑا غصہ مین پکڑا نجس نہ ہوگا اسواسطیکہ غصہ مین دانت سے پکڑتا ہی اوسمین تری نہین ہوتی ہی اور اگر
کھیل مین پکڑا تو نجس کریگا اسلیے کہ کھیل مین دانت اور ہونٹھ دونون سے پکڑتا ہی اور ہونٹھون مین تری ہوتی ہی
اور بعض نے کہا ہی جبتک تری نہ دیکھے کپڑا اور جسم نجس نہ ہوگا اگرچہ کتے نے غصے یا کھیل مین پکڑا ہو یہی مختار ہی
مسئلہ نجس مٹی پانی مین ملی یا پانی نجس مٹی مین ملا نجس کریگی واسطے ترجیح نجاست کے احتیاطًا یہی
مختار ہی **مسئلہ** کنوین مین پرانا موزہ یا جوتا یا چمڑے کی سپر جس سے لڑکے کھیلتے ہین گری اگر اوسپر نجاست
کا یقین ہی تو کنوان نجس ہوگا ورنہ نہین **مسئلہ** امام حلوائی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو کیڑے کہ نجاست سے
پیدا ہوتے ہین نجس نہین ہین اور اسی کلیہ سے استثنا کیا کہ جو کیڑے پاخانہ یا پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین
وہ نجس ہین اگرچہ اونمین خون سائل نہین ہی لیکن فقیہ ابوجعفر رحمہ اللہ نے غریب روایت مین ذکر کیا ہی
کہ وہ طاہر ہین **مسئلہ** لکڑی نجاست بھری اور غلیظ جلایا گیا راکھ ہوگیا وہ راکھ تھوڑے پانیمین گری
فاسد کرے گی اسی طرح اگر گدھا کان نمک مین گرا اور نمک ہوگیا یہ نمک کھایا جائیگا یہ سب ابی یوسف
رحمہ اللہ کے نزدیک ہی اسواسطیکہ اجزا اس راکھ کے نجس ہین تو باقی رہی نجاست من وجہ اب نجاست
سے احتیاطًا بچنا چاہیے اور محمد رحمہ اللہ کے نزدیک طاہر ہی نمک کھایا جائیگا اور راکھ اگر تھوڑے پانی مین
گری فاسد نہ کرے گی مثل شراب کے جب سرکا ہو جاے اسی پر فتوی ہی **خاتمہ کتاب**
حمد پروردگار دریاے ناپیداکنار ہی بڑے بڑے تیراک ہاتھ پاؤن مارکر تھکے تھاہ ملی نہ ساحل تک پونچے کو اپنے
اپنے ظرف کے موافق بھر لیا اپنے زعم مین احاطہ کرلیا مگر جب غور کیا معترف قصور ہوے خیال باطل دل سے دور
ہوے ما عرفناک حق معرفتک کے سوا چارا نہوا دم مارنیکا یارا نہوا مگر جب اوس ریتیم بحر رسالت کی پناہ لی کنارے
دیکھا کعبۂ مقصود کی راہ لی اوس ناخدای ورق ہدایت نے ورطۂ ہلاکت تلاطم کفر وضلالت سے بچایا ساحل نجات
تک پونچایا جاری چشمۂ فیض اسلام ہوا سیراب ہر تشنہ کام ہوا آل اطہار کے لیے کہ آشنای قلزم طریقت ہین
مثل اہلبیتی کمثل سفینۃ نوح کا حکم آیا اور یاران ذی اختصاص نے اصحابی کالنجوم کا خطاب پایا مہر دین محمدی کو
چمکایا محیط معرفت کو بڑھایا کسی گمراہ کور باطن کا نقش ہستی سیل فنا سے مٹایا راج لیا کسی مغرور کو صولت
محمدیہ سے دبکایا خراج لیا شجرۂ طیبہ آب باری صحابہ وتابعین سے سرسبز وشاداب ہوا سبزۂ خوابیدۂ کفر پامال
وخراب ہوا چاردانگ عالم مین اسلام کا رواج ہوا سارے جہان مین محمدی راج ہوا علیہ افضل التحیات اکمل التسلیمات
آمین ثم آمین بعد اسکے پوشیدہ نرہے کہ اندنون بتشفیق لی انیس ازلی قلزم محبت وعمان عمان فیض واحسان
محمد عبدالواحد خان نے راقم سے کہا کہ گو مسائل پانی کے کتب فقہ مین مسطور ہین مگر کم استعداد استخراج سے

معذور ہین اور مطلب نکالنے مین غوطے کہاتے ہین طاہر کو مستعمل نجس کو طاہر بتاتے ہین مناسب ہی کہ
ایک رسالہ اردو مین تحریر ہو فقہا کی بے کم و کاست تقریر ہو کہ طاہر نجس کی کیفیت کھل جا اہل خرد
کی میزان نظر مین تل جاے یہ ہیاے شفیق گن کی روش کشتی طبع کا رہبر ہوا خامہ مولف کا اس بحر بیکران پر
گذر ہوا بادبان قصد کے مستول ہمت کی پال چڑہائی باد مراد فکر معین ہوئی سمت مقصود کی راہ ہاتہ آئی
بفضلہ اور بہمال اس آغاز کا بخیر انجام ہوا روایات صحیحہ لکہنے مین بڑا اہتمام ہوا یقین ہی اس یوسف جمال کی
ہر شخص کو چاہ ہو عزیز دلہا خاطر خواہ ہو امید شائقین نکتہ چین سے یہ ہی کہ غلطی کو بنائین جہان خطا پائین دامن عطا سے
چہپائین اور جو فائدہ اوٹہائین شاد ہون راقم و آمر دعای خیر سے یاد ہون فقط

خاتمۃ الطبع بعد حمد و نعت کے آشنایان بحر علوم پر ظاہر ہو کہ اندنون رسالہ نادرہ و عجالہ نافعہ بابی طاہر
و نجس کے بیان مین مسمی بہ **چشمہ فیض** تالیف عمان علم و ہنر آشنای قلزم حدیث و خبر فضیلت مآب کمالات انتساب
مقبول درگاہ احد جناب مولوی **علی محمد** سلمہ اللہ الصمد کہ ہر جمعہ کو فرنگی محل کی مسجد مین وعظ فرماتے ہین
ہزارون آدمی اونکی ذات بابرکات سے فیض پاتے ہین خلف ارشد اکمل الکملا افضل الفضلا ناخدای ورق فروع
و اصول غواص محیط معقول و منقول ہادی دین مبین خضر طریق صدق و یقین مولانا محمد معین اسکنہ اللہ
فی اعلی علیین باہتمام ہیچمدان امیدوار فضل یزدان محمد عبد الواحد خلف محمد مصطفے خان اسکنہ اللہ فی الجنان
مطبع مصطفائی واقع محلہ محمود نگر مین پندرہوین ماہ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۱ بارہ سو اکاسی ہجری کو حلیہ
طبع سے فراغت پائی امید خدا سے ہی کہ مطبوع طبائع شائقان ہو پسند اہل جہان ہو فقط

قطعہ تاریخ طبع کتاب من نتائج طبع شیخ فضل احمد صاحب متخلص بہ کیف

حبذا ای کاشف اسرار تفسیر و حدیث
طرفہ فضل چاہ مین نسخہ یہ لکہا آپ نے
مسئلہ پر تہا جو اوسکو پانی پانی کر دیا
زہ دکہلایا ہی کیا طبع روانکا آپ نے
طبع کی تاریخ جب چاہی کہا کیف نے
بہر یا ہی خوب ہی کوزہ مین دریا آپ نے ۱۲۸۱

قطعہ تاریخ طبع کتاب از شیخ اشرف علی صاحب متخلص بہ اشرف

جناب مفتی علی محمد کہ مثل اون کا نہین جہان مین
محب محبوب کبریا ہین خدا کے دشمن کے صاف دشمن
لکہا اونہون نے یہ کیا رسالہ کہ مسئلے جسمین چاہ کے ہین
حسد کی آتش ہی شعلہ افشان عدو کا سینہ ہی مثل گلخن
ہوا جو مطبوع دل جہان مین تو آخرش تنگ طبع پایا
ہر اک ورق ہی بہار افزا کہ جسکا سطر جسے ہو گل کا دامن
یہ فیض ابر کرم ہی اونکا کہ بار احسان سے اہل عالم
برنگ شاخ ثمر رسیدہ خمیدہ رکہتے ہین اپنی گردن
پسند آیا بہت جو دلکو ہین ہوئی فکر سال اشرف
سروش غیبی نے یہ صدا دی چہپے ہین احکام شرع روشن
۱۲۸۱ھ

از خواجہ عزیز الدین صاحب تخلص بہ عزیز

آن ہادی دین علی محمد
کو منبع علم پاک ذات ست
تالیف نمودہ چشمۂ فیض
کان فیض رسان کائنات ست
خضر از پی سال طبع او گفت
پاکیزہ چو چشمۂ حیات ست
۱۲۸۱ھ